عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ
انٹرنیشنل
WEEKLY KHATMI NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ - شمارہ ۱۹

اصلاحِ معاشرہ

عقیدہ توحید

جمالِ مُسلم

بہائی مذہب

متنبیٔ قادیان کا جلیل القدر مرید

صدیق آباد (ربوہ) میں ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

نئی کارمینا نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

انسان کی تن دُرستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے نئی کارمینا

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنا دیا گیا ہے۔

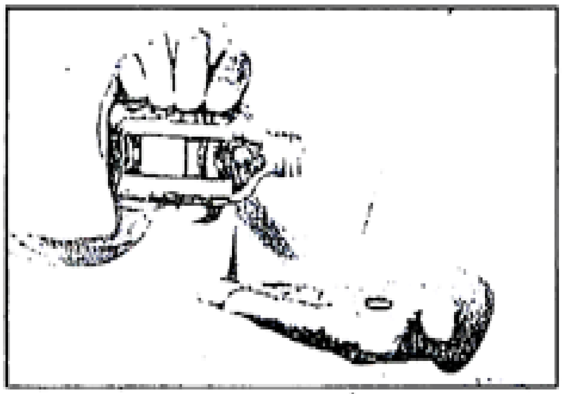

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و دُرست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید **نئی کارمینا** ہمیشہ گھر میں رکھیے

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آوازِ اخلاق
تحقیق رُوحِ تخلیق ہے

Adarts CAR- 4,88

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۴ صفر تا ۸ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ مطابق ۷ تا ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۷۵ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ "

ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف الازہری
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد جتوئی
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی	اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	کینیڈا	
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری	ڈنمارک	محمد ادریس	ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
دوبئی	قاری محمد اسماعیل	ناروے	میاں اشرف جاوید	ایڈمنٹن	عامر رشید
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن	افریقہ	محمد زبیر افریقی	مونٹریال	آفتاب احمد
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ	ماریشس	محمد اخلاص احمد	برما	محمود یوسف مظاہری
بارباڈوس	اسماعیل قاضی	ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا		
سوئٹزرلینڈ	اے۔ کیو۔ انصاری	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ		
برطانیہ	محمد اقبال	بنگلہ دیش	محی الدین خان		

صدیق آباد (ربوہ) میں ساتویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ساتویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۳، ۱۴ اکتوبر کو صدیق آباد (ربوہ) میں حسب سابق پورے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔

جب یہ شمارہ قارئین کے پاس پہنچے گا تو کانفرنس کے انعقاد میں چند ہی دن کا وقفہ ہوگا۔ کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ تمام مکاتب فکر کے اکابرین علماء کرام، وکلاء حضرات اور سیاسی زعماء کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ اس مرتبہ اس کانفرنس میں ملک کے نامور مقررین، خطباء اور علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔

اس کانفرنس کو پہلی کانفرنسوں کی نسبت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے قادیانیت کے خزاں رسیدہ پودے کی نام نہاد مباہلہ کے چیلنج سے آبیاری کرنے کی کوشش کے علاوہ اپنے مایوس اور بددل پیروکاروں کی ڈھارس بندھائی ہے۔ تاہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مختلف مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے علاوہ ملک کے سینکڑوں حضرات نے اس نام نہاد مباہلہ کے چیلنج کو قبول کیا ہے۔ مجلس عمل نے ۱۴ اگست کو شاہی مسجد لاہور، پرانی نمائش کراچی، مہران چوک کوئٹہ، چوک یادگار پشاور کے علاوہ اور دوسرے بڑے شہروں میں جلسہ ہائے عام کا اہتمام کرکے مرزا طاہر کو دعوت دی کہ وہ آئے اور مباہلہ کرے۔

چونکہ مرزا طاہر پاکستان سے بھاگ کر برطانیہ میں مقیم ہے۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چار رکنی وفد لندن بھی پہنچ چکا تھا۔ جس میں الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا نذیر احمد بلوچ، مولانا اللہ وسایا اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل ہیں۔ وفد نے وہاں پہنچتے ہی مرزا طاہر کے مباہلہ نامی کتابچہ کا جواب شائع کیا اور اسے چیلنج دیا کہ اگر اسے جھوٹا اور کذاب ہونے کے باوجود اپنی صداقت پر ناز ہے تو وہ ۱۷ اگست کو ویمبلے کانفرنس سینٹر میں پہنچے۔

اس جوابی پمفلٹ کا شائع ہونا تھا کہ مرزا طاہر کو سانپ سونگھ گیا۔ اور اب اس نے اور اس کی ذریت نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مباہلہ کے لئے آمنے سامنے ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ یہ بات مرزا طاہر کے دادا مرزا قادیانی بھی لکھ چکے ہیں کہ مباہلہ کا طریق یہی ہے کہ دونوں فریق اپنے اہل و عیال اور افراد خانہ سمیت ایک جگہ جمع ہو کر بددعا کریں۔ یہی قرآنی طریق مباہلہ بھی ہے۔ لیکن مرزا طاہر ایک طرف تو سچائی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن دوسری طرف میدان میں آنے سے گھبراتا ہے چنانچہ پاکستان میں پہنچنے کے لئے تو اسے یہ بہانہ مل سکتا تھا کہ وہاں پہنچنے میں رکاوٹیں ہیں۔ ویمبلے کانفرنس سینٹر میں پہنچنے کے لئے کوئی بہانہ موجود نہیں تھا۔ وہاں صبح سے لیکر شام تک تمام مکاتب فکر کے علماء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اس کا انتظار کرتے رہے۔ پھر بھی وہ میدان میں نہ آیا۔

صدیق آباد (ربوہ) کی اگرچہ وہ پہلی سی حیثیت نہیں رہی کیونکہ پہلے صدیق آباد (ربوہ) میں کسی مسلمان کو داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ اور اگر کوئی داخل ہو گیا تو قادیانی انٹیلی جنس اس کا تعاقب کرتی تھی۔ نامعلوم کتنے مسلمان ہوں گے جنہیں ربوہ کی زمین ہضم کر چکی ہے جن کا سراغ تک نہیں ملا۔ اب وہ صورت حال نہیں رہی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مراکز موجود ہیں۔ خاصی تعداد میں مسلمان بھی وہاں رہائش پذیر ہیں۔ جہاں مرزائیت کے بارے میں لب کشائی جرم تھی۔ آج وہاں ختم نبوت کانفرنسیں پورے زور و شور سے منعقد ہوتی ہیں۔

تاہم اس کے باوجود ربوہ قادیانیوں کا مرکزی سیکرٹریٹ یا دوسرے لفظوں میں ان کا "دارالخلافہ" ہے۔ ۱۳، ۱۴ اکتوبر کو یہاں جو ساتویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے وہ ایسے وقت میں منعقد ہو رہی ہے۔ جب قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے مباہلہ کا چیلنج دیا ہوا ہے۔ باوجودیکہ اس کا وہ چیلنج قبول کیا ہوا ہے۔ لیکن وہ میدان میں آنے کیلئے تیار نہیں

کہتے ہیں بُرے کو بُرے کے گھر تک پہنچاؤ۔ اب مباہلہ کے لئے مرزا طاہر کا انتظار خود اس کے مرکزی سیکرٹریٹ ربوہ میں کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں نہ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین و راہنما اور مبلغین وہاں موجود ہوں گے۔ بلکہ تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اکابر بھی وہاں موجود ہوں گے۔ اگر مرزا طاہر وہاں نہ آیا تو اس کے کارندے وہاں موجود ہوں گے۔ بہرحال ساتویں ختم نبوت کانفرنس میں نہ صرف مرزا طاہر بلکہ تمام قادیانیوں پر اتمام حجت کیا جائے گا کہ وہ آئیں مباہلہ کریں۔ اور قدرت خداوندی کا نظارہ کریں۔

اگرچہ ہمارا نقطۂ نظر اس چیلنج کے بارے میں یہ تھا اور یہ ہے کہ یہ پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف کوئی خطرناک سازش ہے پھر بھی قادیانیوں پر ان کا جھوٹ الم نشرح کرنے کے لئے اتمام حجت کرنا ضروری ہے۔ اب یہ اتمام حجت خود قادیانیوں کے مرکزی سیکرٹریٹ ربوہ میں ہوگی۔

ہم عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عشق رکھنے والے تمام مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اہم اور عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں نہ صرف خود شریک ہوں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیں۔

راجپوت نوجوانوں نے قادیانی سازش ناکام بنادی

حضرت مولانا محمد فیروز خان آف ڈسکہ کا قابل تحسین عمل

ڈسکہ (نمائندہ ختم نبوت) یہاں حال ہی میں ایک نیا واقعہ پیش آیا ہے کہ ڈسکہ کے قریب موسیوالہ ایک گاؤں ہے وہاں کے قادیانیوں کے مبلغ محمد علی کے لڑکے کی شادی موسیوالہ کے ایک مسلمان سردار محمد کی لڑکی سے ہونی قرار پائی تھی جو کہ دنیاوی طور پر آپس میں رشتے دار بھی ہیں سردار محمد اور اس کے گھر والے الحمد للہ سب مسلمان ہیں محمد علی اور اس کی بیوی نے سردار محمد کو بھانسہ دیا کہ لڑکا مسلمان ہو جائے گا رشتہ طے ہو گیا مگر یہ سب دھوکہ تھا نکاح سے ایک دن پہلے اس بات کا علم موسیوالہ کے خطیب اور دارالعلوم مدنیہ کے متعلم قاری غلام مرتضیٰ۔ محمد سلیمان صاحبزادہ مسعود احمد کو ہوا تو موسیوالہ کے غیور مسلمان لڑکوں شاہد محمود گھمن محمد سرفراز اور ذوالقرنین کو ساتھ لے کر حضرت مولانا محمد فیروز خان صاحب کے پاس آئے سارا واقعہ بیان کیا۔ اسی وقت حضرت نے ڈسکہ کی انتظامیہ سے ملاقات کی حکام بالا نے بڑی دلچسپی سے اس کار خیر میں حصہ لیا حضرت مولانا ان کو ساتھ لے کر موسیوالہ تشریف لے گئے اور قادیانیوں کی اس ناپاک سازش کا وہاں کے مسلمانوں سے ذکر کیا حضرت کی تقریر سن کر وہاں کے راجپوت مسلمان لڑکوں نے عزم کر لیا کہ ہم اپنی جان کی قربانی دے دیں گے مگر اپنی مسلمان بچی کے ساتھ اس کافر کا نکاح نہ ہونے دیں گے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان بچی کی عزت و آبرو کی حفاظت فرما کر حضرت مولانا اور تمام مسلمانوں کو فتح اور قادیانیوں کو شکست فاش دی اور قادیانیوں کو ذلیل و خوار کیا۔

تقریب انعامات بسلسلہ چرم قربانی

حلقہ دہلی مرکنٹائل سوسائٹی کراچی

رپورٹ ...... سعید الرحمٰن ثاقب

۲۲ جولائی کو حلقہ دہلی مرکنٹائل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تقریب بسلسلہ چرم قربانی برائے مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوئی۔ نوجوانوں کی کثیر تعداد کے علاوہ بچوں کی بہت بڑی اکثریت نے شرکت کی۔ تقریب کے منتظم محترم محمد نعیم تھے سپاسنامہ جناب نور احمد نے پیش کیا جس میں قادیانیت کی حقیقت مجلس کی خدمات اور قربانی کی کھالوں کے مصرف کی اہمیت کو واضح کیا۔ گذشتہ عید کے موقع پر کھالوں کے سلسلہ میں تعاون کے لئے بہترین خدمات کے لئے حوصلہ افزائی کے طور پر تقریباً ڈیڑھ سو بچوں اور عورتوں میں قیمتی انعامات اور تحائف تقسیم کئے گئے۔ انعامات کے اخراجات دہلی مرکنٹائل سوسائٹی یونٹ نے برداشت کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کا تبلیغی پروگرام

شیخوپورہ نیم والی مسجد پرانا شہر شیخوپورہ میں ہفتہ وار تبلیغی پروگرام کے تحت ایک اجلاس ہوا جس میں جناب اصغر علی نے قادیانیت پر روشنی ڈالی جناب سید لیاقت علی شاہ ہاشمی نے شیزان سے متعلق لوگوں کو بتایا۔ حاضرین نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہ تو خود شیزان کی مصنوعات خریدیں گے اور نہ اپنے دوستوں کو خریدنے دیں گے۔ اس کے علاوہ جناب محمد ساجد نے شیخوپورہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے متعلق لوگوں کو آگاہ کیا۔ مقامی حلقہ میں تنظیم کا یونٹ قائم کیا گیا۔ جس میں جناب عبدالعزیز صدر، انور علی نائب صدر، اصغر علی ناظم جنرل سیکرٹری اور محمد یونس خزانچی منتخب ہوئے اس کے علاوہ مجلس عاملہ بھی بنائی گئی۔

صدر پاکستان کی وفات پر مٹھائی تقسیم کی گئی

نوکوٹ (نمائندہ ختم نبوت) صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی وفات پر مرزائیوں نے مٹھائیاں تقسیم کیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مرزائیوں نے کہا کہ صدر صاحب نے آذانیں بند کرائیں اور ہمارے خلیفۃ المسیح مرزا طاہر کو ملک سے نکالا جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا کہ صدر صاحب کی لاش کے کس طرح ٹکڑے ہوئے۔ ہمارے نامہ نگار جناب نذیر احمد تبسم نے نفیس نگر، باملی کے باشندوں سے ملاقات کی۔ نفیس نگر کے مسلمانوں نے کہا کہ گوٹھ احمد نگر میں چوہدری منصور احمد قادیانی اور غلام احمد قادیانی کی قیادت میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔ جس سے نفیس نگر کے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مگر انہوں نے صبر سے کام لیا۔ اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا۔ ان نمک حراموں کو کڑی سزا دی جائے۔ ادھر نوکوٹ شہر میں بھی مرزائیوں نے مٹھائیاں تقسیم کیں۔ نگر، باملی، اور نوکوٹ کے مسلمانوں نے صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان سندھ کے گورنر جنرل رحیم الدین اور حکام بالا سے پُر زور اپیل کی کہ ان ملک دشمن عناصر کو عبرتناک سزا دی جائے۔

معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد زکریا صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

صحیحین میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منشی محرر تھا اچانک وہ اسلام سے پھر گیا اور مشرکین سے جا ملا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بددعا فرمائی کہ ہرگز زمین اس کو نہیں سمائے گی۔

انسؓ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ کا بیان ہے وہ مرتد شخص جہاں دفن ہوا تھا، وہاں میں گیا تو دیکھا کہ اس کی لاش باہر پڑی ہوئی ہے لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کئی بار لوگوں نے اسے قبر میں رکھا، لیکن ہر بار زمین نے اس کو باہر پھینک دیا ــــــ

بیہقی نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی بات بنا کر میری طرف منسوب کرے گا، اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہیں بھیجا تھا، اس نے جا کر جھوٹی باتیں گھڑ کر آنحضورؐ کی طرف ان کی نسبت کر دی، اور ان جھوٹی باتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا، آپؐ نے اس پر بددعا کی نتیجہ یہ ہوا کہ مرنے کے بعد اس شخص کا پیٹ پھٹ گیا۔ اور زمین میں دفن کیا گیا، تو زمین نے اسے باہر نکال کر پھینک دیا۔

بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلم بن جثامہ پر بددعا فرمائی، چنانچہ جب اس کا انتقال ہو گیا اور زمین میں دفن کیا گیا تو زمین نے باہر پھینک دیا، کئی بار اس طرح ہوا، مجبوراً اس کو ایک پہاڑی درے میں ڈال کر اوپر پتھر چن دیئے گئے

محلم کو ایک لشکر کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا۔ اضم کی طرف سے عامر بن اضبط نے محلم کے آ کر سلام کیا محلم نے بڑھ کر عامر بن اضبط کو قتل کر دیا، اور اس کا سارا سامان اپنے قبضہ میں کر لیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر ملی تو آپؐ نے تین بار فرمایا اے اللہ تو محلم کو نہ بخشیو، چنانچہ محلم مر گیا تو زمین نے اسے قبول نہ کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ زمین نے اس سے بھی بدتر اور بُرے لوگوں کو قبول کر لیا ہے لیکن خدا تمہیں عبرت دلانا چاہتا ہے۔ اس لیے ایسا ہوا ہے۔

اُن معجزات کے بیان میں جن کا تعلق پانی سے ہے

صحیحین میں جابرؓ سے روایت ہے کہ مقام حدیبیہ میں صحابہ کرامؓ کو پیاس کی شدت محسوس ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لوٹا تھا، جس سے آپؐ نے وضو فرمایا تھا، لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے لشکر میں پینے اور وضو کے لیے پانی بالکل نہیں ہے بس وہی تھوڑا سا پانی ہے جو آپؐ کے لوٹے میں وضو کے بعد بچ گیا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ لوٹے میں ڈال دیا، تو آپؐ کی انگلیوں سے چشمہ کی طرح پانی اُبلنے لگا، تمام صحابہؓ نے وضو کیا اور خوب پیا۔

جابر سے پوچھا گیا کہ اس لشکر میں کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ پندرہ سو آدمی تھے، لیکن ایک لاکھ ہوتے تب بھی یہ پانی کافی ہو جاتا۔

اس طرح کا معجزہ حضرت موسیٰؑ سے بھی ظاہر ہوا تھا کہ پتھر پر لاٹھی مارتے تھا پتھر سے پانی کے چشمے اُبل پڑتے تھے۔ لیکن آنحضورؐ کا یہ معجزہ موسیٰ کے معجزہ سے افضل ہے کیونکہ عام طور پر عادتاً پتھروں سے پانی نکلا ہی کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ترجمہ "یعنی بعض پتھر ایسے ہیں کہ ان میں سے پانی کے چشمے نکلتے ہیں!" "بعض پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی بہہ نکلتا ہے۔ لیکن گوشت پوست سے پانی کا نکلنا کبھی نہیں ہوتا، اس لیے آنحضورؐ کا معجزہ بہت عجیب ہے)"

پھر وہاں پتھر پر عصا مارنے سے پانی نکلتا تھا اور یہاں دست مبارک کی انگلیاں چشموں کا کام دے رہی ہیں، یہ حضورؐ کے معجزہ کی امتیازی شان ہے

بخاری شریف میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہم چودہ سو افراد حدیبیہ میں نبی کریمؐ کے ہمراہ تھے، حدیبیہ میں ایک کنواں تھا، اس کا پانی ہم نے سب کھینچ کر استعمال کر لیا۔ ایک قطرہ بھی اس میں پانی نہ بچا۔ آپ کو خبر ہوئی تو اس کنوئیں پر تشریف لے گئے۔ اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے اور ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا۔ پھر کلی کی اور دعاء کی اور بچے ہوئے پانی کو کنوئیں میں ڈال کر فرمایا کہ تھوڑی دیر کنوئیں کو چھوڑ دو۔

چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد اتنا پانی ہو گیا کہ سارے لشکر اور لشکر والوں کے مویشی خوب سیر ہوئے بیس دن تک قیام یہاں رہا، برابر اس کنوئیں

سے پانی پیتے رہے۔ حضرت جابرؓ کی روایت میں تعداد پندرہ سو ۱۵۰۰ تھی اور براء بن عازب کی روایت میں چودہ سو ۱۴۰۰ آدمی بیان کئے گئے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ چودہ سو سے زیادہ پندرہ سو سے کم تھے، جس راوی نے کسر کو شمار کر کے بیان کیا اس نے پندرہ سو بتائے اور جس نے کسر کو چھوڑ کر بتائے اس نے حدیبیہ میں مسلمانوں کی چودہ سو ۱۴۰۰ تعداد بتائی، دونوں بیان تخمینی ہیں، حدیبیہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بیس دن رہا۔

صحیحین میں عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی، آنحضورؐ نے سواری سے اتر کر حضرت علیؓ اور ایک دوسرے شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کرو، چنانچہ یہ گئے اور انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس دو مشکیزے تھے۔ اس عورت کو آپؐ کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے ایک برتن منگوا کر دونوں مشکیزوں سے پانی انڈیلا اور صحابہؓ سے فرمایا کہ پیو، عمران کا بیان ہے کہ ہم چالیس ۴۰ پیاسے آدمیوں نے خوب سیراب ہو کر پیا اور ہمارے پاس جتنی مشکیں اور برتن تھے سب اس پانی سے بھر لیے، اس کے بعد بھی خدا کی قسم اس عورت کی مشکیں پہلے سے زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھیں،

صحیحین میں انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب مقام زوراء پر تشریف فرما تھے آپؐ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا مبارک ہاتھ برتن میں رکھ دیا، چنانچہ آپؐ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا فوارہ پھوٹنے لگا۔ تین سو کے قریب آدمی تھے، سب نے اس پانی سے وضو کیا۔

عقیدۂ توحید

اسلام کا بنیادی عقیدہ

عمر اسحٰق خان زادہ .... نخارد شاہ

عقیدہ توحید کے معنی اللہ رب العزت کی یکتائی اکیلائی اور بڑائی کو ماننے کا اصول جو اس اصول کو مان لیتا ہے تو وہ اسلام کے بقیہ تمام عقائد جو اس بنیادی عقیدے کے گرد گھومتے ہیں کو مان لینے سے دامن اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

عقیدہ توحید کا بنیادی نقطہ:۔ اس عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاء کرام اس دنیا میں آئے اور بھیجے گئے تمام پیغمبروں کی تعلیمات کا نقطہ یہی تھا۔ کہ

یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ

اے اہل قوم:۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔

گزشتہ اقوام کے عروج و زوال کے ظاہری اسباب خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں لیکن ان کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عقیدہ توحید اختیار کئے بغیر نہ کوئی قوم دنیا میں ترقی کر سکی اور نہ اس کے بغیر اس کی ترقی برقرار رہ سکی، عقیدہ توحید ہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس سے اہل عرب گمراہ ہو کر تباہی اور تاریکی کے دہانے پر پہنچ چکا تھا یہی وہ سب سے بڑا سبب تھا کہ ان میں اخلاقی، معاشرتی، مذہبی، ادبی برائیاں ان میں گھر کر گئی تھیں اسی عقیدے کی انحرافی کی وجہ سے ہاتھوں اور مٹی کے بنائے ہوئے بتوں کو پوجتے تھے اور ان میں ایسا ماحول پیدا ہو گیا تھا کہ جس میں نہ کسی کی عزت محفوظ تھی نہ کسی غریب کمزور کو جینے کا حق تھا اس گمراہی کی وجہ سے وہ عورتوں کو زمین پر بوجھ سمجھا کرتے تھے اور بچیوں کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیا کرتے تھے یہی وہ عقیدہ ہے کہ جس کی انحرافی کی وجہ سے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سیلاب و طوفان کی نذر ہو گئی لیکن جب یہی تعلیم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو دی اور فرمایا کہ۔

قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحون۔

کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تم فلاح پاؤ گے۔

اس عقیدہ کے اقرار سے اہل قریش جو کبھی جاہلیت اور تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے وہ اس فیض کی بدولت روشنی کے مینار بن گئے اور اسی عقیدے پر عمل کر کے خدا کی نظر میں مقام حاصل کیا اور ان تمام امتوں میں سے اشرف اور تمام امتوں کے سردار کہلائے عقیدہ توحید ایک فطری عقیدہ ہے انسان اگر اپنے اور کائنات پر خود بھی غور کرے تو آسانی سے اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ خود اور یہ کائنات کسی مدبر ہستی کی تخلیق کردہ ہے جس طرح ارشاد ہے کہ

جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا۔

رب العزت نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر بااختیار ہونے کے شرف سے نوازا ہے انسان اپنے سوجھ بوجھ سے اپنے لیے بہتر تمیز کر سکتا ہے انسان اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی بعض مواقع پر خود کو مجبور و بے بس پاتا ہے، سیلابوں، زلزلوں اور طوفانوں کا شکار ہوتا ہے اور موت کے سامنے اس کی ایک نہیں چلتی تو یہ سب اسے برتر ہستی کا فیصلہ دکھاتی ہے اور اس کے معبود کا ثبوت فراہم کرتی ہے اس طرح جب وہ دیکھتا ہے کہ کائنات کی تمام اشیاء ایک نظام اور ضابطے کے تحت کام کر رہی ہیں ایک حقیر ذرے (ایٹم) سے لے کر اربوں، کھربوں اور سیارگان تک سب اس کے بنائے ہوئے ضابطے کے پابند

ہیں سورج کا ہمیشہ سے مشرق سے نکلنا اور مغرب میں غروب ہونا، رات کے وقت ستاروں کا نکلنا اور چاند کی روشنی فراہم کرنا، دن کے بعد رات کی تاریکی کا چھا جانا اور رات کے بعد دن اور اجالے کا نکل آنا۔

گرمی کے بعد سردی، سردی کے بعد گرمی، پھر بہار اور خزاں یعنی موسم، سورج، چاند، رات، دن اور ستاروں کا اپنے مقررہ وقت پر آنا جانا اس بات کی دلیل پیش کرتا ہے کہ کوئی ایسی ہستی ہے جس کے ماتحت ان تمام اشیاء کا منظم طور پر تسلسل اور باقاعدگی برقرار ہے پانی میں (H_2O) کا ہائیڈروجن اور آکسیجن ۲:۱ سے دنیا کے ہر خطے میں پایا جاتا ہے ان تمام ضابطوں کے بنانے اور مقرر کرنے والی ہستی کے تیار کردہ نظام کا مشاہدہ اور اس کی مرضی کے آگے بے بسی کا احساس اس ہستی کے وجود کی دلیل بن جاتا ہے مگر وہ ہستی کون ہے؟ اور اس کی کیا کیفیات و صفات ہیں؟ یہ جاننا انسان کی عقل کی رسائی سے باہر ہے یہ باتیں تو صحیح صحیح صرف اللہ کے پیغمبروں نے بتائی ہیں جن کی اپنی معلومات کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم یعنی علم وحی تھا۔ رب العزت کی ذات کے بارے میں انبیاء کرام کی باتوں کو رد کر کے انسان نے جب بھی محض اپنی عقل سے اپنے معبود کی ذات و صفات کا تعین کیا ہے شیطان نے اسے مختلف قسم کے اوہام اور فریبوں میں مبتلا کر کے چھوڑ دیا تہذیب انسان کے ابتدائی دور میں پیغمبروں کی بتائی ہوئی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے انسانی عقل نے اسی برتر ہستی کو اپنے گرد و پیش پھیلی ہوئی نفع بخش و نقصان دہ اشیاء میں موجود سمجھا۔

ابوداؤد میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا:-
"نماز، نماز اور لونڈی، غلاموں کے متعلق اللہ کا تقویٰ"

اصلاحِ معاشرہ
سیرت طیبہ کی روشنی میں

جناب الحاج ظہیر احمد تاج ۔۔ کراچی

اللہ جل شانہٗ نے تمام انسانوں سے خطاب عام کے ساتھ فرمایا:۔

ترجمہ:۔ اے انسانوں تم ہی میں سے تمہارے پاس محمد رسول اللہ آئے ہیں تمہیں اذیت پہنچانے والی ہر بات ان پر شاق گزرتی ہے وہ تمہاری بھلائی کے نہایت درجہ خواہشمند ہیں خاص طور پر مومنوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔ (۹:۸)

انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی تعلیم و تربیت اور بھلائی کے لئے اللہ جل شانہٗ نے اپنے برگزیدہ نبیؑ و رسولؑ مبعوث فرمائے۔ ان کو براہ راست تعلیم و تربیت دی ان پر صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ ان حضرات نے اللہ جل شانہٗ کی ہدایات پر پہلے خود عمل کیا پھر لوگوں کو عمل کی دعوت دی ہر قوم نبی و رسول آئے۔

تمام نبیوں اور رسولوں نے نہایت دردمندی اور خیر خواہی کے ساتھ لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے فرائض سرانجام دیئے اللہ تعالیٰ حضرت شعیب نبیؑ کی زبانی ہر نبیؑ کی جدوجہد کا تاثر اس طرح بیان فرمایا ہے۔

میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے تمہاری بھلائی چاہتا ہوں۔ (۱۱:۸۸)

سب سے آخر میں فخر موجودات سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا

اے محمدﷺ ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (۲۱:۱۰۷)

معاشرے کی تشکیل و اصلاح میں صحیح تعلیم و تربیت کے ساتھ ہادی کا رؤف اور رحیم ہونا نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ زمانے نے دیکھا کہ آنحضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رہبری اور سرپرستی میں ایک اعلیٰ ترین معاشرہ ظہور میں آیا جسے نگاہ فلک نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا جس کے افراد میں اخوت و محبت، مساوات و موانست اور ایثار و خدمت کے مناظر تاریخ انسانیت کے شاہکار اور قیامت تک دنیائے انسانیت کے لئے باعث اتباع ہیں۔

آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب سے پہلے مخاطب جو لوگ تھے وہ دنیا بھر کے تمام جرائم میں مبتلا تھے توہمات و جہالت، کفر و شرک اور تعدی و ظلم کی ہر برائی ان میں موجود تھی۔ اللہ جل شانہٗ کی واحدنیت اور عبادات سے سرکشی سورج، چاند، دریا، آگ شجر و حجر اور فرضی دیوتاؤں کے بتوں کی پوجا ان کا معمول تھا ننھی بچیوں کو زندہ درگور کر دینا، عورتوں کو انسانیت کے رتبے سے گرا ہوا سمجھنا اور بے کس لوگوں کو غلام بنا لینا ان کا شعار تھا۔ ایسے مختلف، متضاد ایک دوسرے کے خون کے پیاسے اور الٰہی تعلیمات سے بیگانہ انسانوں کو راہ ہدایت پر لانا اور ایک صالح معاشرے میں تبدیل کرنا آپؐ کی صفت رحمۃ للعالمین کا اثر اور انسانوں سے آپؐ کی اس بے اندازہ اور بے کراں محبت اور شفقت کا اظہار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ:۔ اے نبیؐ کہیں آپ اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک نہ کرلیں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (۳:۲۶)

ہر نبی اور رسول نے اپنی پوری پوری استطاعت کے ساتھ اصلاح معاشرہ میں سعی وجہد کی ہے آنحضرت سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدوجہد اور دلسوزی و دردمندی سے کا انداز بھی اس درجے کا رفیع و اعلیٰ ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آنحضرتؐ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کے بارے میں کچھ بتائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے۔

حدیث میں ہے کہ :۔

ترجمہ:۔ میں اخلاق عالیہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔ بلاشبہ اے نبیؐ آپ بہت بلند اخلاق والے ہیں۔ (۶۸:۴)

اصلاح معاشرہ کے لئے اخلاق عالیہ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ صفت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا خاص امتیاز ہے۔

کسی بھی معاشرے کے قیام و بقا کا انحصار صدق و امانت پر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عہد طفلی ہی سے ان صفات سے متصف تھے۔ آپؐ پر لوگوں کو اس قدر اعتماد تھا کہ وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ لوگ آپؐ کا ادب سے نام نہ لیتے بلکہ صادق اور امین کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کم ایسا خطبہ دیا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو عہد کا پابند نہیں اس کا دین نہیں (مشکوٰۃ)

اللہ جل شانہ نے اچھے معاشرے کے قیام کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل ہدایت دی ہیں۔ ان میں آپؐ کی نرم خوئی کی تعریف کی ہے۔ اور درگزر کرنے اور مشورہ لینے کی تلقین کی ہے چنانچہ فرمایا

اے نبیؐ اللہ کی مہربانی سے تمہاری طبیعت لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے اگر تم تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے تم معاف اور درگزر کا سلوک روا رکھو ان کے مغفرت کی دعا مانگو اور کاموں کی سرانجام دہی میں ان سے مشورہ کر لیا کرو، ہاں جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (۱۰۹:۳)

حضور اکرمؐ کے اخلاق عالیہ کی یہ قرآنی ہدایات اصلاح معاشرہ کے لئے سنہری اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلہ رحمی کی تاکید فرمائی ہے اور قطع رحمی سے منع فرمایا ہے۔ صلہ رحمی کے معنی جوڑنا اور رحم کے معنی رشتے اور قرابت کے ہیں اور قطع رحمی کے معنی ہوتے ہیں رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان سے محبت برتنے سے دولت میں اضافہ اور عمر میں برکت ہوتی ہے ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ بیواؤں اور مسکینوں کی مدد کرنے والے کو وہی درجہ ملے گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہے ایک اور حدیث میں یتیم کی کفالت کرنے والے کو اپنے ساتھ جنت میں اکٹھا ہونے کی بشارت دی ہے۔

احادیث میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن معاشرت کی خاص تاکید آئی ہے فرمایا کہ وہ شخص مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کر آئے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

معاشرے میں مرد و عورت انسانی حقوق میں برابر کے شریک ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عورتوں کے کوئی معاشرتی اور قانونی حقوق نہ تھے۔ وہ وراثت کی حقدار نہ تھی حریت ذات یا حریت ضمیر اور حریت مال اس کے لئے نہ تھی۔ لیکن محسن انسانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو معاشرے میں قابل قدر مقام دیا، ماں، بہن بیوی اور بیٹی ہر حیثیت سے اسے معزز سمجھا عرب میں دختر کشی کا رواج تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت سختی کے ساتھ اس برائی کو ختم کر دیا۔

خاتم النبیین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع نہایت درجہ اہم ہے۔ یہ دستاویز عالم میں لازوال چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے اس میں خاص طور پر فرمایا گیا ہے۔ اے لوگو عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو جس طرح تمہارے حق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے حق تم پر ہے۔

قرآن حکیم میں عورتوں کو وراثت کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

ترجمہ:۔ اور عورتوں کے لئے بھی ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں حصہ ہے خواہ وہ تھوڑا ہو کہ زیادہ۔

انسانی مساوات، کمزوروں کی اعانت، سود کی ممانعت اور قرآن و سنت کی اہمیت، اس ابدی چارٹر کے نہایت ضروری وصایا ہیں۔ چنانچہ اس خطبہ کی ہدایات اصلاح معاشرہ اور حسن معاشرت کی بہترین ضمانت ہیں۔

صفات رحمۃ للعالمین محمد رسول صلعم کے ذات گرامی اور اسوۂ حسنہ کی پیروی کو اللہ جل شانہ نے اپنی محبت کا معیار قرار دیا ہے۔

ترجمہ:۔ اے نبیؐ فرما دیجئے اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو (۳:۳۱)

انسانی معاشرہ سینکڑوں قسم کے اور مختلف طبقوں اور ہر درجہ کی عمر کے افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر شخص کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ طبائع کے اختلاف

سے تنازعات پیدا ہوتے ہیں ـــــ اس تناظر میں سوال ابھرتا ہے کہ دنیا میں ایسا کون ہے جو ہر فرد اور جماعت کی بخوبی تسکین کر سکے۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنے رسولِ اعظم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی دنیا بھر کے انسانوں کو دعوت دی ہے۔

اے لوگو تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی میں پیروی کا بہترین نمونہ ہے (۲۱:۳۳)

اس آیت مبارکہ کا مخاطب ہر شخص ہے خواہ وہ سربراہ مملکت ہے، تاجر ہے، مزدور ہے، عالم ہے، عامی ہے، مرد ہے، عورت ہے، بوڑھا ہے، جوان ہے، مسافر ہے، مقیم ہے، حاکم ہے، عادل ہے، ہنرمند ہے، کاشتکار ہے، امیر ہے یا غریب ہے لہٰذا آنحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہدایات لے کر اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے ہر شخص اطمینان اور فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔ پھر ایسے افراد کا معاشرہ بہتر خوشحال رہے گا۔

آخر میں صاحبان علم و عمل کی گہری نرو بند دان کراتے ہوئے اصلاح معاشرہ اور بقائے معاشرہ کیلئے بطور خلاصہ، قرآن حکیم کی ایک آیت اور آنحضرت رحمۃ للعالمین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دو حدیثیں درج کرتا ہوں

وسیع تر انسانی معاشرہ کے لئے:

ترجمہ اے رسولؐ آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے اس کی طرف آؤ وہ یہ کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو ہم شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی، اللہ کے سوا کو اپنا کارساز نہ سمجھے۔ (سورۃ آل عمران: ۶۴)

(۲) اللہ کی واحدانیت کا دل سے اقرار کر لو تم فلاح پا جاؤ گے۔ (حدیث شریف)

ملت مسلمہ کے اہل ایمان کے لیئے:

ترجمہ:۔ اہل ایمان میں سے کامل ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (حدیث شریف)

اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا اور رسل سابقین کے جامع صفات بنایا۔ رحمۃ العالمین اور خاتم النبین ہونے کا اعزاز بخشا آپ کے ذکر کو بلند فرمایا (ورفعنا لک ذکرکم) اور نہایت درجہ آپ کی تکریم فرماتے ہوئے اعلان فرمایا

ترجمہ:۔ اللہ جل شانہٗ اور اس کے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام بھیجو نیازمندی کے ساتھ (۳۳:۹۶)

اے رب کریم رحمۃ للعالمین پر درود و سلام بھیجتے رہیے جب تک خوشبو پھیلتی رہے اور باد نسیم چلتی رہے (از انور شاہ کشمیریؒ)

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

کے ایک مرید کی وفات پر رونما ہونیوالا واقعہ

منصور احمد ـــــ بہاولپور

زندگی میں بعض اوقات عجیب و غریب واقعات رونما ہوا کرتے ہیں اور بزرگان دین سے نسبت اپنا اثر اور رنگ دکھاتی ہے، اسی نوعیت کا یہ ایک واقعہ ہے

مولوی فضل کریم مرحوم قیام پاکستان سے پہلے ضلع جالندھر کے قصبہ بھرائے میں رہتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد وہ چک ۱۳ الف/ بی سی ضلع بہاول پور میں قیام پذیر ہوئے۔ انہوں نے عالم شباب میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی، اڑسٹھ سال کی عمر میں سات رجب ۱۴۰۶ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ دفن کی رات فضل کریم مرحوم اپنے غم زدہ بھائی حاجی علی محمد جو کہ حضرت مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم بھیجڈی کے ہاتھ پر بیعت ہیں) کو خواب میں ملے اور کہنے لگے آپ کو میری فکر نہیں ہے آپ لوگوں کو میرا خیال کرنا چاہئے۔ مرحوم نے خواب میں اسی نوعیت کی باتیں کیں۔ حاجی علی محمد پریشان ہو کر نیند سے بیدار ہوگئے۔ اور گھری کی سوئی میں ڈیڑھ بجے رات کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ معاً ان کے ذہن میں فوراً الدین زنگی والے خواب والی بات آئی، وہ رات کے اندھیرے میں تنہا قبرستان کی طرف چل پڑے قبرستان چک سے تقریباً تین فرلانگ کے فاصلے پر تھا جب حاجی علی محمد قبر کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ قبر کھدی ہوئی ہے۔ اور قبر کی ایک اینٹ قبر سے باہر ہے اور قبر کی بغلی اینٹیں صاف نظر آرہی ہیں۔ حاجی علی محمد بہت پریشان و حیران ہوئے۔ انہوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں کو چک سے بلا کر دوبارہ قبر کو درست کیا اس کے بعد قبر کو کسی قسم کی گزند نہیں پہنچی۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ کاروائی کسی جنگلی جانور کی تھی یا کسی اور فتنے کی۔ مرحوم مولوی فضل کریم کا کسی سے کسی قسم کا کوئی اختلاف یا جھگڑا نہیں تھا بلکہ اہل دیہہ ان کی شرافت کے باعث ان کا احترام ہی کیا کرتے تھے۔

بقیہ: امیر شریعت

ہماری جان ہے۔ جو ہمارا خالق و رازق ہے کہ ہم وطن عزیز پاکستان اور اس کے باشندوں کے ننگ و ناموس اور ذرہ ذرہ کے تحفظ کی خاطر سب قومی رضا کار بنے گے۔

خداوند قدوس ان کو توفیق دے ان کے دلوں میں نور پیدا کر ایمان کی شمع روشن فرما دے۔

اس موقع پر تمام سامعین حضرات نے زار و قطار رو کر عہد کیا اور حلف اٹھایا کہ ہم پاکستان کی حفاظت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ؎

چمک اٹھو عزیزو تم پھر اک برق تپاں ہو کر
جلا دو خرمن باطل کو تم شعلہ فشاں ہو کر

دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

حضرت امیر شریعت کی تقریر

حافظ محمد طیب
رحیم یار خان

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کون واقف نہیں ہے آپ برصغیر پاک و ہند کے ایک شعلہ بیان مقرر تھے۔ آپ کی آواز کی گرج ایسی تھی کہ دور دور تک بغیر لاؤڈ سپیکر سے سن سکتے تھے۔ وہ تلاوت کرتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے نزول قرآن اب ہو رہا ہو۔

ایک دفعہ آپؒ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا دنیا میں بڑے بڑے فرعون ہو گزرے ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود کا نہ صرف انکار کرتے تھے بلکہ اپنے آپ کو انا ربکم الاعلیٰ کہتے تھے مگر جب دریائے نیل کی تند و تیز موجوں نے اس کی شہ رگ کو دبوچا اور موت کو سامنے دیکھ کر وہی فرعون جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ گڑگڑا کر التجا کرنے لگا۔ اِنِّیْ آمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ۔

ترجمہ: میں اب موسیٰ و ہارون کے پروردگار پر ایمان لاتا ہوں۔ اللہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: اَلْاٰنَ اس وقت، آج ہم تیرے بدن کو قیامت تک لوگوں کے لیے نشان عبرت و نصیحت کے طور پر باقی رکھیں گے۔ چنانچہ اس منکر خدا کی لاش آج بھی مصر میں کائنات انسانی کے لیے عبرت و نصیحت کے طور پر موجود ہے۔

فرعون مصر کی طرح آج روس نے بھی جب ہٹلر اور جرمن قوم کے ہاتھوں جب موت کا پس منظر سامنے دیکھا تو اب لگے اس خداوند کے حضور گڑگڑا کر فتح و نصرت کی اپیلیں کرنے۔ او بد نصیبو!

تم تو خالق کائنات کی ہستی اور دین و مذہب کے سخت دشمن ہو اور تمہارا تو یہ نعرہ تھا کہ ہم نے زمین سے سرمایہ داروں اور آسمان سے خدا کو نکال دیا ہے تم نے تو بخارا، تاشقند و سمرقند اور روسی ترکستان کی مسجدوں دینی مدارس اور مذہبی اداروں کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ تم نے تو خدا کے مقدس گھروں کو آہنی زنجیروں میں جکڑ کر ان کے دروازوں پر قفل لگوا دیئے آج کس منہ سے انہی دینی اداروں اور خدا کے انہی مقدس گھروں کا سہارا ڈھونڈ رہے ہو۔

پھر شاہ صاحب نے اپنی سیاہ زلفوں کو جھٹکتے ہوئے فلک شگاف نعرہ بلند کیا۔ خداوند کا وجود کا انکار کرنے والو! سن لو، وہ ذات اقدس کسی کی محتاج نہیں کہ اپنا وجود منوانے کے خاطر کسی کی طلب گار ہو۔ وہ خدا تعالیٰ تو اپنا وجود اپنے دشمنوں مخالفوں سے خود ہی منوا لیتا ہے ابرہہ نے خداوند قدوس کے گھر بیت اللہ شریف کو منہدم کرنے کا فیصلہ کیا اور ہاتھیوں کی فوج لے کر میدان کارزار میں کود پڑا۔

کیوں بھائیو اس خطرناک حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے کیا تیاریاں کی گئی تھیں۔ بیت اللہ شریف کے کلید بردار حضرت عبدالمطلب نے صرف اتنا کہا تھا میرے اونٹ میرے حوالے کر دو بیت اللہ میرا نہیں اللہ کا گھر ہے وہ اپنے گھر کی حفاظت کرنا خوب جانتا ہے۔

جانتے ہو پھر خدا کے گھر کی طرف بری نگاہ اٹھا کر دیکھنے والوں کا کیا حشر ہوا۔ فجعلھم کعصف ماکول۔ ابابیل پرندوں کی معرفت مار مار کر ان کا بھرکس نکال دیا جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح ان کے پرخچے اڑا دیئے گئے۔ آج جب ان منکرین خدا تعالیٰ کا دماغ درست کرنے کو جرمن فوج میدان میں کود پڑی ہے اور روس کو الٹا کر دیا ہے۔ کیوں بھائیو روس کو ذرا الٹا پڑھا جائے تو کیا بنتا ہے۔ سامعین نے بیک آواز کہا سور شاہ صاحب نے فرمایا ر دسیو سن لو! تم خدا کے وجود کا انکار کرنے والو! تم خود بگڑ جاؤ گے۔ مگر خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم مٹ جاؤ گے لیکن وہ ذات اقدس ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

صدیوں سے فلاسفہ کی چنا اور چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی

اور آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ روس میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ انہیں اسلام کی تبلیغ کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ ان پر تشدد ہوتا ہے اور ان کی مساجد پر قفل لگا رکھے ہیں۔ وہاں جو مسلمان اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے دیکھ لیا جائے اسے قید کر دیا جاتا ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا۔ میں تو قرآن مجید کا مبلغ ہوں عقیدۂ ختم نبوت اور اسلام کی تبلیغ سے روکنے والو! تم مسلمانوں پر پابندی عائد کرنا چاہتے ہو یہ ہرگز نہ ہوگا۔ قرآن کریم کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ اسلام کی تبلیغ سے روکنے والو کان کھول کر سن لو۔ تم مٹ جاؤ گے تمہارا نام و نشان باقی نہ رہے گا لیکن قرآن، اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم اور زندہ و تابندہ رہے گا۔

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

پھر آپؒ نے کہا میں آپ لوگوں سے کچھ نہیں مانگتا حرار اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ ہمارے پاس نہ دولت ہے نہ جاہ و ثروت، مادی مفادات سے ہمارا دامن پاک ہے۔ میں آپ سب سے ایک التجا کرتا ہوں کہ تم سب نیشنل گارڈ کی وردی پہن لو۔ دفاع وطن کی خاطر نیشنل گارڈ میں بھرتی ہو جاؤ۔ حضرت امیر شریعت نے پورے مجمع سے ہاتھ اٹھا کر حلف لیا۔

اس اللہ سے ہم وعدہ کرتے ہیں جس کے قبضے میں

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ کریں

متنبی قادیان کا جلیل القدر مرید

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم ــــ فقیروالی

ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب پٹیالوی وہ مشہور و معروف شخصیت تھے جو قریباً ۲۵ برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے تھے۔ مرزا صاحب کو آپ سے بے پناہ محبت تھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب پر اپنا فضل و کرم فرمایا کہ ۲۵ برس بعد مرزائیت سے تائب ہوگئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے زمانے میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام "تفسیر القرآن بالقرآن" لکھی۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کا کیا مقام تھا؟ اس کے لئے مرزا صاحب کے درج ذیل بیانات ذہن میں رکھیے۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے ۳۱۳ مریدوں کے نام درج ہوں گے۔ یہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔ بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کرنا ضروری ہے۔ کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ (اس سے آگے مرزا صاحب ۳۱۳ مریدوں کے نام درج کرتے ہیں۔ جن میں نمبر ۱۵۹ پر ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب کا نام ہے) (انجام آتھم ص۳۲۱ ضمیمہ ص۴۴)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب ازالہ اوہام مطبوعہ لاہور ص۸۰۹ پر ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے:

"جی فی اللہ میاں عبدالحکیم خان جوان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرہ سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہیں۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے گا"

ڈاکٹر صاحب نے اپنی مرزائیت کے زمانہ میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی تھی۔ اس کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب کی تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے۔ اس میں قرآنی نکات خوب بیان کئے گئے ہیں۔ یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی ہے"

(بدر ۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ افسانہ قادیان)

چونکہ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کو خدمت اسلام لینا منظور تھا۔ اس لئے ۲۵ برس مرزائیت میں ضائع کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو توبہ کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات کیا تھے؟ اس کا تذکرہ تو آگے آئے گا۔ پہلے ہم مرزا صاحب پر بحران کی حالت طاری ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ جو ڈاکٹر صاحب کے مرزائیت پر لعنت بھیجنے پر طاری ہوئی لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر صاحب کا اگر تقوٰی صحیح ہو تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل ہی نہیں تھا۔ اس کی تفسیر میں ذرہ بھر روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا کچھ حصہ"

(اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۶ء بحوالہ افسانہ قادیان)

سوچنے کا مقام ہے۔ ڈاکٹر صاحب جب تک مرزائی تھے ان کی تفسیر ایک بے نظیر تفسیر تھی۔ عمدہ، شیریں بیان تھی، دلوں پر اثر کرنے والی تھی۔ جب مرزائیت سے تائب ہوئے تو مرزا صاحب نے ان کی مذمت شروع کردی کہ ایسا تھا، ویسا تھا، گنجا تھا، لانا تھا، لنگڑا تھا، لولا تھا۔ تفسیر لکھنے کا نااہل تھا۔ روحانیت نزدیک نہ پھٹکی۔ ظاہری علم کا کچھ حصہ نہ پایا۔

ڈاکٹر صاحب کی تفسیر القرآن بالقرآن کا آخری ایڈیشن اس وقت ہمارے سامنے ہے، اس میں ڈاکٹر صاحب نے ص۲۲۳ تا ص۲۹۰ پر اپنے مرزائیت سے تائب ہونے کے وجوہات تحریر کئے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"عرصہ پچیس ۲۵ سال تک میرا یہی عقیدہ رہا کہ مسیح علیہ السلام جو رسول تھے، فوت ہوچکے ہیں۔ اور بڑی ارادت کے ساتھ میں مرزا صاحب کا مرید رہا۔ ان کے عیوب اور خطاؤں کو بشری کمزوریوں پر محمول کرتا رہا۔ عالم قرآن اور مزکی خلق ہونے کی نسبت خالی دعوے سنتا رہا۔ مگر نہ کبھی قرآنی مشکل ہی ان کی طرف سے حل ہوئی، نہ کوئی نکتہ معرفت ایسا سنا جو مجھے اپنے طور پر معلوم نہ ہوا ہو۔ نہ ان کی صحبت میں تزکیہ النفس اور رجوع الی اللہ کی خاص تاثیر دیکھی۔ پھر بھی حسن عقیدت کے طور پر قریباً بیس روپے ماہوار سے ان کے لنگر، اسکول، اخبارات اور کتب وغیرہ کی امداد کرتا رہا۔ اردو، انگریزی تفاسیر اور تذکرۃ القرآن ہزاروں روپے کے صرف سے ان کی تائید میں شائع کرتا رہا۔ حسن عقیدت کے غلبہ نے کبھی سوچنے نہ دیا۔ جماعت (مرزائیہ) کثیر ہوجانے کی وجہ سے مرزا صاحب کی شخصیت اور کبریائی حد تک بڑھتی گئی۔ اور ان کی جماعت میں تمام اسلام پر مرزا پرستی غالب ہوگئی۔ خداوند عالم اور تمام انبیاء کا استہزاء ہونے لگا۔ جماعت احمدیہ میں خاص مرزا کے اذکار کا جوش ایسا غالب ہوگیا کہ تسبیح تقدیس اور تحمید تمجید باری تعالیٰ قریب قریب مفقود ہوگئے۔ یا محض برائے نام

رسمی طور پر رہ گئے اور سوائے اس ایک مسئلے (وفات مسیح علیہ السلام) کے اور تمام قرآنی تعلیموں کا چرچا جاتا رہا۔ اور جس ایک ہی مسئلہ کا مذاق رہ گیا گویا پرستش سے باری تعالیٰ کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی۔ اور عملی طور پر ان کا کلمہ الٰہ الا المرزا ہو گیا۔ کیونکہ آپ ہی معبود و مطلوب رہی ہے۔ جس قدر میں اس بات پر زور دیتا تھا کہ کوئی شخص کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآن مجید کے تمام مسائل پر علی التناسب زور نہ دیا جائے۔ ایک ہی مسئلہ (وفات مسیح) پر تن جانا اور اسی کو تمام امور پر غالب اور مقدم کرنا ایک قسم کا جنون اور سخت فسادات کی بنا ہے۔ مگر وہ مرزا کے دیوانے کب سنتے تھے۔ جن بناؤں پر میں عقیدۂ مسیحیت و مہدیت و مجددیت مرزا سے تائب ہوا ہوں وہ مختصراً حسب ذیل ہیں:۔

(۱) تمام مسلمانوں کو جو مرزا صاحب کو نہ مانیں خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام قرار دینا۔

(۲) جب اہالیان سیالکوٹ نے ایک تحریک پیش کی کہ لنگر کی آمد و خرچ کے اہتمام کے واسطے ایک کمیٹی مقرر ہونی چاہئے تو مرزا نے جوش میں آکر جواب دیا کہ میں کسی کا خزانچی ہوں۔

(۳) جب یہ تحریک پیش ہوئی کہ لنگر کا انتظام توجہ طلب ہے، مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے تو از خود رفتہ ہو کر جواب دیا کہ کیا میں بھٹیاری ہوں۔

(۴) مرزا غلام احمد ایمان مالک یوم الدین کا معطل کنندہ ہے۔ کیونکہ نجات مرزا غلام احمد کے ماننے پر ہی منحصر ہے۔ غور کرو مساوات جبر یہ یہ ہے:۔

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ + مرزا پر ایمان

= + نجات

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ - مرزا پر ایمان

= - نجات

خدا کا ماننا + اعمال صالحہ = - یعنی ہیچ

پس آپ کا کلمہ یہ ہوا۔ لا الٰہ الا المرزا۔ کیونکہ نجات اللہ کے ماننے اور اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ مرزا کے ماننے پر ہے۔ خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ سب ہیچ ہیں۔

(۵) آپ تو تمام دنیا کو جہنمی بنانے کے لئے اتنا بھی نہیں پوچھتے کہ تیرے پاس ہم پر ایمان لانے کے لئے کافی دلائل پہنچے یا نہیں، پھر تو کس وجہ سے مخالف ہے۔ کیوں نہ ہو آسمانی حکم جو ہوئے۔ کچھ تو سوچو۔ خداوند عالم، قرآن مجید اور اسلام کو کیوں ذلیل کرتے ہو۔ برائے خدا ایک دفعہ تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ کیا تمام دنیا کے ہر فرد و بشر پر آپ خود تبلیغ کر چکے؟ یا آپ کے مرید ہر فرد و بشر کو مسیحیت کا قائل کر چکے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ بلکہ عدم تبلیغ کے مجرم آپ اور آپ کی جماعت ہیں ایسے احکام کو دبائے ہوئے گھر بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کو سرکش اور کافر بنا رہے ہیں۔

(۶) مرزا صاحب کا یہ مسئلہ کہ میرے ماننے کے بغیر نجات نہیں۔ رب العالمین کی ربوبیت عامہ اور الرحمٰن الرحیم کی رحمانیت و رحیمیت تامہ کو پامال کرنے والا اور کل عالم کی سعید فطرتوں اور نیک عملوں پر جھاڑو پھیرنے والا ہے۔ کسی نبی یا رسول نے آج تک یہ نہیں فرمایا کہ کل دنیا کے خدا پرست اور نیک لوگ قطعی جہنمی ہیں۔ جب تک وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ خواہ ان پر میری تعلیم کی تبلیغ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

(۷) قرآن، حدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ قرار دینا۔

(۸) سید المرسلینؐ اور خلفائے راشدین کی یہ سخت توہین ہے کہ ان کے مدفن تو بہشتی مقبرہ نہیں اور غلام احمد کا مدفن بہشتی مقبرہ بن جائے۔

(۹) بے چارے مولویوں کو جو محض اسلام کی خاطر آپ کے خلاف کر رہے ہیں، ان کو ولد الحرام، خنازیر، کور چشم، شیطان، حرام زادہ، فرعون، اوباش، لوفر، دجالے، چوہڑے، چمار، سور، بندر اور زندیق قرار دینا۔ کیا یہ عمل مرزا صاحب کا واجب الاطاعت ہے۔

(۱۰) اس امر میں کیا مرزا صاحب کی متابعت چاہئے یا احکام قرآنی اور ارشادات سید المرسلینؐ کی اطاعت؟ آج کی بابت سخت تاکید ہے۔

(۱۱) کیا سب مسلمان ایسا ہی کریں یا احادیث صحیحہ کی تہدید سے ڈریں۔

(۱۲) اپنی کتابوں کے لئے رقم زکوٰۃ طلب کرنا اور کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے سہ چند اور چہار چند رکھ کر ان کا نفع اپنے صرف میں لانا۔

(۱۳) البدر ۳۳ جنوری میں شائع کیا کہ ہر بیعت کنندہ پر فرض ہے کہ حسب توفیق ماہواری یا سہ ماہی لنگر خانہ میں چندہ جمع کرتا رہے۔ ورنہ ہر تین ماہ بعد اس کا نام بیعت سے خارج ہوگا۔ کیا تمام انبیاء ایسے ہی پیٹ بھرتے تھے۔ اس حساب سے جو بے چارہ نادار چندہ نہ دے سکے وہ گویا اسلام سے خارج اور جہنم میں جھونکا جائے گا۔

میں نے چند ضروری تجاویز پر ایک ضروری خط و کتابت شروع کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے مجھ کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ یہ خط و کتابت علیحدہ بنام الذکر الحکیم ملا شائع ہو گئی ہے۔ چونکہ ۱۳ مئی کو میں نے ایک خواب کی بنا پر یہ بھی شائع کر دیا تھا کہ جب تک مرزا اپنی موجودہ زیادتیوں کا علاج نہ کریں میں اپنی بیعت واپس لیتا ہوں۔

اللہ کے راستے میں اپنا عمدہ مال خرچ کیا کرو

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

ترجمہ: حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ جب حق تعالیٰ شانہٗ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا تو منافق آدمی بدترین پھل جو ان کے پاس ہوتے تھے وہ دیا کرتے تھے اس پر حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں آیت شریفہ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ نازل فرمائی۔

ف: یہ آیت شریفہ سورہ بقرہ کے سینتیسویں رکوع کی پہلی آیت کا جزو ہے۔ یہ آیت شریفہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ سے شروع ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے ایمان والو اپنی کمائی میں سے عمدہ مال کو خرچ کیا کرو (نیک کاموں میں) اور خرچ کیا کرو عمدہ مال کو اس چیز میں سے جس کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا (یعنی پھل وغیرہ) اور ردی مال کا ارادہ نہ کیا کرو کہ اس میں سے خرچ کرنے لگو حالانکہ (اگر تم کو ویسی خراب چیز کوئی تمہارے حق واجب میں یا معاملات میں دینے لگے تو) تم کبھی بھی اس کو لینے والے نہ ہو مگر یہ کہ چشم پوشی کر کے (شرم سے شرما کے) لے لو اور یہ سمجھ لو کہ حق تعالیٰ شانہٗ کسی کے محتاج نہیں ہیں (کہ ایسے ردی مال سے خوش ہو جائیں وہ) تعریف کے لائق ہیں"۔

بہت سی احادیث ان آیات کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں، مآل سب کا ایک ہی ہے۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیات ہم انصاریوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں۔ ہم باغات والے تھے ہر شخص اپنے باغ کی حیثیت کے مطابق کم و بیش لایا کرتا تھا۔ بعض آدمی ایک دو خوشے مسجد میں لٹکا دیتے۔ اہل صفہ فقراء کی جماعت تھی جن کے کھانے کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان خوشوں میں لکڑی مارتا۔ اور جو پکی کچی کھجوریں گرتیں، کھا لیتا۔ بعض لوگ جنہیں خیر کے کاموں میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔ وہ بعض ردی قسم کی کھجوروں کا خوشہ یا خراب شدہ خوشہ لٹکا دیتے اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو ہدیہ میں ایسی چیز دی جائے۔ تو شرم سے شرماتے تو لے لو ویسے نہ لو۔ اس کے بعد سے اچھے اچھے خوشے آنے لگے۔

اس مضمون کو متعدد روایات وارد ہوئی ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بعض لوگ بازار سے سستا مال خریدتے اور وہ صدقہ میں دیتے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایات ہے کہ یہ آیت شریفہ فرض زکوٰۃ کے بارے میں نازل ہوئی جب لوگ کھجوریں کاٹتے تو اچھا اچھا مال چھانٹ کر علیحدہ کر لیتے جب زکوٰۃ لینے آدمی جاتا تو ردی مال اس کے سامنے کر دیتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضورؐ کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی اور مسجد میں کسی نے ردی کھجوروں کا خوشہ لٹکا رکھا تھا۔ حضورؐ نے اس خوشہ میں لکڑی ماری اور فرمایا کہ جس نے یہ لٹکایا ہے اگر اس سے بہتر لٹکاتا تو کیا نقصان ہو جاتا۔ یہ شخص جنت میں ایسی ہی ردی کھجوریں پائے گا۔ در منثور۔ حضرت عائشہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ مساکین کو اس مال کو نہ کھلاؤ جس کو تم خود نہ کھا سکو (کنز) ایک اور حدیث میں ہے کہ گوشت میں بو ہو گئی تھی حضرت عائشہؓ نے ارادہ فرمایا کہ وہ کسی کو اللہ کے واسطے دیدیں۔ حضورؐ نے فرمایا، کیا ایسی چیز کا صدقہ کرتی ہو جس کو خود نہیں کھاتیں (جمع الفوائد) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر جب دیا جا رہا ہے تو اچھا مال جہاں تک ممکن ہو دینا چاہیے لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ اچھا دیا نہ جائے اور خراب اس وجہ سے نہ دے۔ بس حذف ہی ہو جائے اگر عمدہ کی توفیق نہ ہو تو نہ دینے سے گھٹیا دینا بہتر ہے۔ زکوٰۃ میں ردی مال دینا بھی زکوٰۃ نہ دینے ہی کی ایک قسم ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا ہوا زکوٰۃ ادا کرنے کا ضابطہ چوتھی فصل کی احادیث میں نمبر ۸ پر گذر چکا ہے کہ نہ تو اللہ جل شانہٗ بہترین مال کا مطالبہ فرماتے ہیں نہ گھٹیا مال کی اجازت دیتے ہیں بلکہ متوسط مال کا مطالبہ ہے یہی اصل ضابطہ زکوٰۃ کے ادا کرنے کا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو احکامات اپنے ماتحتوں کو زکوٰۃ وصول کرنے کے تحریر فرمائے۔ ان میں زکوٰۃ کی تفصیل تحریر فرمائی اور تمہید میں تحریر فرمایا کہ جو اس تفصیل کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرے اس کو دی جائے اور جو اس سے زیادہ لینا چاہے اس کو نہ دی جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو نماز کے حکم کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کے حکم کی تلقین فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب وہ زکوٰۃ ادا کریں تو ان کے بہترین مال کو لینے کی کوشش نہ کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ مظلوم کی بددعا کے قبول ہونے میں کوئی آڑ نہیں ہوتی۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ جب حکومت کا آدمی زکوٰۃ لینے آئے تو بکریوں کے تین حصے کر دیئے جائیں۔ عمدہ عمدہ ایک جگہ اور ردی ردی ایک جگہ۔ تیسرا حصہ جو درمیانی ہے ان میں سے لے لے (ابوداؤد) یہی اصل ضابطہ ہے زکوٰۃ لینے والے کے حق میں لیکن دینے والا اگر اپنی خوشی سے اچھے سے اچھا مال دے تو اس میں مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ اسی حدیث نمبر ۸ کے ذیل میں صحابہؓ کے بعض واقعات اور حضورؐ کا پاک ارشاد گذر چکا کہ تم اگر اپنی خوشی سے عمدہ مال ضابطہ سے زائد دینا چاہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر دے گا۔ اس لئے دینے والے کو یہ سمجھ کر کہ اپنے کام آنے والا صرف یہی مال ہے جو دیا جا رہا ہے بہتر سے بہتر مال چھانٹ کر دینا چاہیے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص زکوٰۃ کو آخرت کے واسطے ادا کرنا چاہے اس کے لئے کچھ آداب ہیں کچھ قواعد ہیں، ان کی رعایت کرنا چاہیے امام غزالی نے اس مضمون کو بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے بندہ اس کو نہایت اختصار سے اور کہیں کہیں معمولی توضیح سے ذکر کرتا ہے۔ یہ اس کا ترجمہ نہیں ہے۔ امام غزالی نے آٹھ ادب ذکر فرمائے ہیں نمبرا سب سے پہلی چیز تو یہ سمجھنے کی ہے کہ آخر زکوٰۃ کیوں واجب ہوئی کیوں اس کو اسلام کا رکن قرار دیا گیا اس کی تین وجہیں ہیں۔

الف: اس وجہ سے کہ زبان سے کلمہ کا اقرار کر لینا وہ اللہ تعالیٰ کو تن تنہا معبود ماننے کا اقرار ہے یعنی یہ کہ اس کے ساتھ کوئی دوسری چیز شریک نہیں ہے اور اس کی تکمیل اور تمامی جب ہی ہو سکتی ہے جب کہ اس ایک پاک ذات کے سوا محبت کے دعویدار کے دل میں اختیاری طور پر کسی دوسری چیز کی گنجائش نہ رہے۔ اس لئے کہ محبت شرکت کی ہرگز متحمل نہیں ہے اور محض زبانی دعویٰ محبت بیکار ہے محبت کا امتحان جب ہی ہو سکتا ہے جب دوسری محبوب چیزوں سے مقابلہ پڑ جائے اور مال ہر شخص کو بالطبع محبوب ہوتا ہے اس لئے اللہ سے محبت اور اسکی تنہا معبودیت کے اقرار میں امتحان کی کسوٹی کے طور پر مال کا خرچ کرنا فرض کیا گیا ہے جس سے لوگوں کی حق تعالیٰ شانہٗ کے ساتھ محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (سورۃ توبہ ع ۱۴) "بلاشبہ حق تعالیٰ شانہٗ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور مالوں کو اس بات کے بدلہ میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی"۔ اور جانوں کا خرید لینا جہاد کے ذریعہ سے ہے اور مالوں کا خرچ کرنا جان کے خرچ کرنے سے ہلکا ہے۔ اور جب مال خرچ کرنے کا یہ مفہوم ہوا کہ وہ محبت کے امتحان کی کسوٹی ہے تو آدمی اس امتحان میں تین قسم کے ہوئے پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا سچا اقرار کیا کہ اس کی محبت میں ذرا سی بھی شرکت کسی چیز کی نہیں آنے دی اور اپنے عہد کو پورا پورا ادا کر دیا کہ اپنے مالوں کو سب کو سب کے نام پر قربان کر دیا۔ نہ اپنے لئے کوئی دینار رکھا نہ درہم، وہاں زکوٰۃ کے واجب ہونے کا سوال ہی نہیں آتا۔ اسی وجہ سے بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ دو سو درہم میں کتنی مقدار واجب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ عام لوگوں پر شریعت مطہرہ کے ضابطہ کے موافق پانچ درہم ہیں لیکن ہم لوگوں کو سب کا خرچ کر دینا ضروری ہے یہی وجہ تھی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال خدمت میں پیش کر دیا۔ اور محبت کے دعویٰ کو ایسا پورا کیا کہ محبوب کے سوا کچھ بھی نہ چھوڑا

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو درمیانی درجہ کے ہیں کہ وہ بقدر حاجت و ضرورت باقی رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو عمول اور لذتوں میں تو مشغول نہیں ہوتے، البتہ بقدر ضرورت ذخیرہ رکھتے ہیں اور ضرورت سے زائد کو صرف کر دیتے ہیں یہ حضرات بھی خرچ کرنے میں مقدار زکوٰۃ پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ فاضل مال جو کچھ ہوتا ہے وہ سب خرچ کر دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض

باقی صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ کریں

جمالِ مُسلم

داڑھی مسلمانوں کی زینت ہے

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے ارشاد فرمایا دس چیزیں فطرت میں ان میں سے داڑھی کا بڑھانا اور مونچھوں کا کترانا بھی ذکر فرمایا۔

فرمایا نبی کریمؐ نے میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤں اور مونچھوں کو کترواؤں۔

فرمایا سرکار دو عالمؐ نے داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ مجوس کی مخالفت کرو۔

فرمایا آپؐ نے مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ احادیث کے ذخیرہ میں داڑھی کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے تمام انبیاء کرام تمام صحابہ کرام اور تمام اولیاء اللہ کی داڑھیاں تھیں

داڑھی کا مونڈنا حنفی علماء کے نزدیک حرام ہے دیکھیے فیض الباری، بزل المجہود رد المختار۔ شافعی علماء کے نزدیک داڑھی کا مونڈنا حرام ہے دیکھیے تحفۃ المحتاج شرح منہاج۔ مالکی علماء کے نزدیک داڑھی کا مونڈنا حرام ہے دیکھیے شرح رسالہ ابوزید۔ حنبلی علماء کے نزدیک داڑھی کا مونڈنا حرام ہے دیکھیے اقناع و کشاف القناع چند مزید اکابرین کے حوالے سنیے۔ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری فتاویٰ رحیمیہ میں تحریر فرماتے ہیں داڑھی منڈانا یا اتنی کترانا کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالابد منہ میں تحریر فرماتے ہیں داڑھی تراش کر کے ایک مشت سے کم کرانا حرام ہے پوری امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ داڑھی کا منڈانا حرام ہے ایک مٹھی سے کم کرنا بھی حرام ہے میں اپنے قابل صد احترام ان بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جو آج تک سنت انبیاء کرام کو ذبح کرتے رہے۔

میرے مجبور مسلمان بھائیو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کب خدا کا حکم آئے اور اس دنیا سے چلے جائیں قبر میں جب سوال و جواب ہوں گے اس وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک آپ کے سامنے پیش کی جائے گی ان کے چہرہ انور پر داڑھی ہوگی آپ کا منہ نور نبوت و سنت نبوت سے خالی ہوگا اس وقت کیا حالت ہوگی؟

میرے نوجوان بھائیو! ذرا غور کرو آپ پیسے دیکر داڑھی کو حجام سے منڈواتے ہیں تو آپ کو کیا ملتا ہے اپنے خیال میں تو بے گناہ بے لذت ہے آپ نے پیسے بھی دیئے وقت بھی خرچ کیا خدا کو اور اس کے تمام انبیاء علیہم السلام

باقی صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ کریں

بہائی مذہب

تحریر: منظور احمد الحسینی

انگریز نے اپنے دور میں جہاں کہیں قبضہ جمایا وہاں مختلف ٹولوں کو اسلام کو سبوتاژ کرنے کے لئے کھڑا کیا ترکی میں دونما گروہ ظاہر ہوا برصغیر میں مرزائیت کو پالا گیا اور ایران میں بابیوں اور بہائیوں کی سرپرستی کی گئی۔

مرزا غلام احمد ۱۹۰۸ء میں جہنم واصل ہوا اس کا پیش رو بہاؤ اللہ ایرانی ۱۸۹۲ء میں مردود ہوا حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے بہائیت کے چبائے ہوئے نوالے سے اپنے خوان زندو الاقر کو زینت دی ہے ہم ذیل میں بہائیوں کی کتب سے بلا تبصرہ چند عبارات درج کرتے ہیں قارئین پڑھ کر اندازہ لگالیں گے کہ ان دونوں میں کتنی مناسبت ہے نیز قادیانیت کے نشے کی طرح بہائی فتنے سے بھی مسلمانوں کو خبردار رہنا چاہیے۔

نوٹ: تمام حوالہ جات بہائی کتب سے ماخوذ ہیں

(ادارہ)

بہاء اللہ کا ظہور

”اگر غور سے دیکھا جائے تو کوئی بھی دین اپنا کام نہیں کر رہا حق کہیں نہیں ملتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایسے وقت میں شمس حقیقت پھر ظاہر ہوا حضرت بہاء اللہ جل ذکرہ نے ظہور فرمایا آپ کے ظہور سے تمام ادیان کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ ختم نبوت صد ۳۲

یہ زمانہ ظہور خدا کا دن ہے

قل لا یذکر فیہ الا نفسہ المہیمنۃ علی العالمین

کہدے اے بہاء اللہ! یہ زمانہ ظہور خدا کا دن ہے اس میں خدا کی ہستی کے سوا جو تمام جہانوں پر غالب ہے اور کسی کا ذکر نہیں کیا جاتا“

خدا کا مظہر مقدس

یہ بات بھی قطعاً ظاہر و مسلم ہے کہ خدائی دعوت کسی بندے کے ذریعے ہوتی ہے جو خدا کا مرسل و مظہر ہوتا ہے اس طرح نفاذ الٰہی بھی خدائی مرسل و مظہر کے ذریعے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غیب لا یدرک ہے وہ کسی کو نظر نہیں آتا اس کی تجلیات مظہر مقدس پر ہوتی ہیں اس کا کلام، مظہر مقدس کے مبارک سنا جاتا ہے اس عظیم یوم موعود میں اب ظاہر ہو گیا ہے کہ حضرت بہاء اللہ خداوند عالم کے مظہر مقدس ہیں

(ختم نبوت کی حقیقت صد ۲۳)

خدا کے آنے کا وعدہ پورا ہو گیا

یہ دور، دور ولایت کبریٰ ہے یعنی خدا کی ملکیت کے ظہور کا عظیم الشان زمانہ ہے، کتب مقدسہ میں جو خدا کے آنے کا وعدہ تھا وہ اسی طرح پورا ہوا کہ خدائے قدوس نے اپنی تجلیات اپنے مظہر اعظم پر آشکار فرمائیں اور اس آفتاب تجلی کی کرنیں تمام عالم میں روز بروز زیادہ سے زیادہ نمودار ہوتی جا رہی ہیں“ -

(ختم نبوت کی حقیقت صد ۲۵)

بہاء اللہ مظہر ظہور، مطلع وحی، مظہر امر

یہ تجلیات الٰہی کا نزول و ظہور ہے جو خداوند عالم اپنے عالم تقدیس و تنزیہ میں رہتے ہوئے انسان پر کرتا ہے یہ تجلیات مظہر کے حق میں ادوار سابقہ سے بہت بڑھ کر ہیں اسی لئے بہت سے سابقہ القاب و اسمار کی جگہ نئے القاب اور اسماء نازل ہوئے ہیں، جیسے رسول کی بجائے مظہر ظہور، مطلع وحی، مظہر امر وغیرہ (ختم نبوت کی حقیقت صد ۲۵)

بہاء اللہ تمام انبیاء کے موعود ہیں

س ا۔ کیا اب حضرت بہاء اللہ کو نبی نہیں کہہ سکتے ؟

ج ۔ حضرت بہاء اللہ تمام انبیاء کے موعود ہیں انبیاء علیہ السلام اسی لئے نبی کہلاتے تھے کہ وہ الیوم الموعود کی خبر دیتے تھے الیوم الموعود حضرت بہاء اللہ کے ظہور کا زمانہ ہے“ (ختم نبوت کی حقیقت صد ۲)

بہاء اللہ مالک ہے

حضرت بہاء اللہ وہ موعود برحق ہیں جسے پیشگوئیوں میں ”مالک“ کہا گیا ہے وہ صاحب اختیار شارع اور عظیم الشان دور کے بانی ہیں کسی کلام الٰہی میں نہیں لکھا کہ آنے والا موعود کل ادیان کسی امت میں نبی یا رسول یا مسیح ہوگا بلکہ لکھا ہے کہ وہ مالک، ہوگا جو چاہے حکم دے گا کسی گزشتہ پیغمبر کے ماتحت نہیں ہوگا بلکہ مستقل صاحب امر و شریعت ہے۔

(ختم نبوت کی حقیقت صد ۳۰)

بہاء اللہ نئے زمین و آسمان بنانے والا

بہاء اللہ ایک عظیم الشان دور جدید کا بانی ہے ایک نیا نظام قائم کرنے والا ہے نئے آسمان و زمین بنائے گا جس میں راستبازی بسے گی۔

سنیوں کی اصطلاح میں عیسیٰ اور شیعوں کی اصطلاح ظہور حسینی

حضرت بہاء اللہ سنیوں کی اصطلاح میں حضرت عیسیٰ اور شیعوں کی اصطلاح میں ظہور حسینی ہیں“۔

آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صد ۲۲، ۲۳

موعود

آپ نے بغداد میں سے روانہ ہوتے وقت حضرت باب کے اصحاب کے سامنے اپنے آپ کو موعود بیان ظاہر کیا اور پانچ سال بعد روزانہ میں سورۃ الملوک نازل ہوئی جس میں اپنے آپ کو اور مربی الٰہی اور تمام عالم کی قوموں اور امتوں کا دینی موعود ظاہر فرمایا پھر ناصر الدین شاہ ایران ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے سردار کو اپنی رسالت الٰہی کے پیغامات ارسال فرمائے

(آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صد ۲۳)

دور نبوت ختم دور خداوندی کی آمد

تجلی الٰہی مرکز حقیقت اور مقصود اصلی ہے سب انبیاء کرام اسی تجلی ظہور کی بشارت دیتے تھے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے کل انبیاء کرام کی بشارتوں کو بیان کرتے ہوئے مہر تصدیق لگائی اور بحکم الٰہی خود اس سلسلہ نبوت بشارت کے مضمون کو ختم کر کے اعلان فرمایا کہ اب میرے بعد وہی یوم موعود آئے گا یعنی تجلی و لقاء الٰہی حاصل ہوگی جس کی سب انبیاء خبر دیتے تھے جن کے سلسلے کا آخری نبی میں ہوں اب وہی یوم موعود الٰہی آئے گا فان اجل اللہ لآت دور خداوندی یقیناً آئے گا۔

الحمد للہ کہ دور نبوت ختم ہوا اور دور خداوندی آگیا جس کے مطلع و مظہر حضرت بہاء اللہ ہیں یہاں اپنے عرش جلال سے خود خداوند غیب انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فرماتا ہے خدا ہی خدائی کا دعویٰ اور اعلان کر رہا ہے حضرت بہاء اللہ داعی الٰہی، منادی اور خدا کے مظہر ظہور ہیں۔

(ختم نبوت کی حقیقت صـ۲۷)

تمام انبیاء کی نبوت کا مقصد بہاء اللہ کی بشارت دینا

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ نبیوں کا سلسلہ ذریت آدمیت سے چلا، نوح و ابراہیم، اسحٰق و اسمٰعیل و یعقوب کی ذریت میں چلتا رہا اس سلسلے کا خاتمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا ان تمام انبیاء کرام کا مقصد یہ تھا کہ وہ "الیوم الموعود" کی بشارت دیتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوم موعود کی بشارت دینے والے وجودات مقدسہ میں سب سے آخر ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بعد الیوم الموعود ہی آئے گا جس میں شاہد و مشہود کا ظہور ہوگا (ختم نبوت کی حقیقت صـ۱)

سب پیغمبروں نے یوم موعود کی خبر دی

خداوند عالم نے ایک دور نبوت جاری فرمایا جس میں آنے والے سب پیغمبر ایک یوم عظیم یوم موعود کی عظیم الشان خبر دیتے تھے اسی خبر کو قرآن مجید میں "انبیاء العظیم" فرمایا ہے اور اس نبا عظیم کے زمانہ ظہور کو الیوم الموعود قرار دیا ہے اس یوم موعود میں خداوند عالم کی عظیم الشان تجلی کا وعدہ دیا گیا۔" (ختم نبوت کی حقیقت صـ۱۹،۱۸)

سب پیغمبروں کو بہاء اللہ کی خبر دینے کیلئے بنایا گیا

تمام پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو یوم موعود کے لئے تیار کیا یہ بینات ہیں جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے خداوند عالم نے اپنی اس تجلی عظیم اور یوم موعود کی خبر دینے کے لئے سب پیغمبروں کو نبی یعنی خبر دینے والا بنایا۔ (ختم نبوت کی حقیقت صـ۲۰)

کتاب اقدس احکام پر مشتمل ہے

حضرت بہاء اللہ کے اہم آثار میں سے کتاب اقدس عربی زبان میں احکام پر مشتمل ہے کتاب ایقان فارسی زبان میں دینی مشکلات کا حل اور آسمانوں کی کتابوں کی متشابہات کا بیان ہے۔ (آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صـ۲۴)

آیات وحی کا نزول

(بہاء اللہ) کی حقانیت کی پہلی دلیل فطری طریق پر آیات وحی کا نزول ہے یعنی بغیر تامل اور بغیر سکون قلم کے اور بغیر کسی انسانی ذریعے کے کلام الٰہی کا نزول،۔۔۔۔ حضرت بہاء اللہ کی آیات جو نازل ہوئیں بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔

حضرت بہاء اللہ کے بیانات اس طرح سے موثر ثابت ہوئے کہ بے شمار پاک دل لوگ ان بیانات کو سنتے ہی اُن کو وحی آسمانی اور کلام الٰہی مان گئے (آئین بہائی پر مختصر مقالہ صـ۲۷)

وحی کا نزول بارش کی طرح

ادرنہ میں آپ پر وحی الٰہی کا نزول بارش کی طرح ہوا اور ایک گھنٹے میں ہزار ہزار سطریں نازل ہوتی تھیں انہی دنوں میں آپ پر ایک لوح مبارکہ سورۃ الملوک بھی نازل ہوئی جس میں آپ نے عظیم الشان اور پُر جلال الفاظ میں سلاطین عالم کو مجموعی طور پر خطاب فرمایا یہ لوح ستمبر و اکتوبر ۱۸۶۷ء کے دوران نازل ہوئی جس میں حضرت بہاء اللہ کے تازہ اعلان امر کی خصوصیات مکمل طور پر بیان کی گئیں" (نباء عظیم صـ۶)

(ناشر بہائی ہال کراچی)

خدا نے وحی نازل کی ہے

بے شک خداوند عالم نے ہی کلام فرمایا ہے وحی نازل کی ہے جیسا ادوار سابقہ میں پیغمبروں پر نازل فرماتا رہا ہے (ختم نبوت کی حقیقت صـ۲۵)

بہاء اللہ کے آثار۔۔ قرآن کے برابر

حضرت بہاء اللہ کے آثار تمام مجموعی طور پر سو قرآن کے برابر ہیں جن کی آیات محض ارادہ الٰہی سے نازل ہوئی ہیں ان میں بہت سی آیات بندوں کے علمی و دینی و عرفانی سوالات کے جواب میں ہیں اور بہت سی آیات احکام اور تعلیمات پر مشتمل ہیں بعض آیات خصوصی و تشویقی ہیں اور بہت سی آیات پند و نصائح دعا و مناجات پر مشتمل ہیں۔

(آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صـ۲۴)

وحی آسمانی کلام الٰہی

ان سب آثار و الواح کو حضرت بہاء اللہ نے وحی آسمانی اور کلام الٰہی بتایا ہے خواہ وہ عربی میں ہے یا فارسی میں نہایت فصاحت، بلاغت اور شیریں بیان رکھتی ہیں

(آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صـ۲۴)

نبوت غیر تشریعی بند، نبوت تشریعی جاری ہے

حدیث لا   ) سے

صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ختم نبوت سے مراد سلسلہ خلفائے مسلمین میں نبوت کا نہ ہونا تھا نہ کہ اور صاحب کتاب پیغمبر ہی نہ ہوگا۔۔۔ یہاں دونوں قسم کی نبوت کو پیش کر کے نبوت غیر تشریعی کو ختم کر دیا ہے یہ نکتہ خوب غور طلب ہے اور حقیقت فہمی کے لئے حکیمانہ اشارہ ہے درحقیقت یہ احادیث مبارکہ خاتم النبیین کی صحیح مفسر ہیں کیونکہ ان کے قرائن سے پوری طرح یہ ثابت ہے کہ لا نبی بعدی کے معنی خلفاء کے بارے میں ہیں نہ کہ موعود من عند اللہ کے بارے میں اسی طرح آیہ مبارکہ خاتم النبیین اور اس کی پچھلی آیات سے صاف ظاہر ہے کہ ختم نبوت اولاد روحانی اور بزرگان مسلمین کے لئے ہے نہ کہ موعود من جانب اللہ کے لئے۔۔۔۔

بس صاف ثابت ہو گیا کہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی سے یہ مراد ہے کہ دین اسلام کے دور میں پہلے دینوں کی مانند نبی نہ ہوں گے ان سے یہ اشارۃً بھی تو ثابت نہیں ہوتا کہ اب دوسرا صاحب کتاب پیغمبر خدا کی طرف سے نہ آئے گا۔

(ختم نبوت صہ ۲۵، ۲۶)

ختم نبوت اور میثاق النبیین

قرآن شریف کی ان آیات سے بھی اس عقیدہ کو کہ حضرت رسول کے بعد ایک اولوالعزم صاحب شریعت رسول آنے والا ہے تقویت ملتی ہے ۔۔۔۔۔ اب انصاف کریں کہ ان آیات بینات کے بعد بھی کیا ہم اس بات پر ایمان رکھ سکتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ حشر روز جزا کے بعد کوئی صاحب کتاب، پیغمبر فاتح یوم عظیم ورستخیز اکبر نہیں آئے گا۔

(ختم نبوت صہ ۳۳، ۳۴)

مدعی رسالت کو ہم قبول کریں گے

رسالت منقطع نہیں ہوئی اور ہم صادق وغیر صادق رسول کو پہچان سکتے ہیں اب کسی مدعی رسالت نے دعویٰ کیا اور ہم نے اس کی ذات میں وہ دلائل پالئے جو سچے مدعی رسالت کے دلائل ہیں تو ہم اس کو قبول کرلیں گے اور اس کے احکام کی اطاعت کریں گے اور اس کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتے رہیں گے ۔ صہ ۸

الینابیع والبرهان صہ ۷ ، ۱۵

پیغمبر ابد تک آتے رہیں گے

نوع انسان خواہ کتنی ترقی کرے علوم و فنون اور صنعت و ایجادات و اکتشافات میں جس قدر چاہے آگے بڑھ جائے پھر بھی دین سے بے نیاز نہیں ہو سکتی بلکہ ہر حال میں ہر وقت آسمانی مربی یعنی پیغمبروں کی محتاج رہے گی لہٰذا اس کرہ ارض پر انسان کی پیدائش سے لے کر آج تک پیغمبران الٰہی آتے رہے اور آئندہ بھی ابد تک آتے رہیں گے ۔ (آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صہ ۳۲، ۳۳)

(مطبوعہ بہائی ہال کراچی)

سب نبی سچے ہیں

تمام پیغمبران کرام جو دنیا میں کہیں بھی آئے ہوں جنہوں نے کوئی شریعت بنائی اور نئی امت قائم کی ہے وہ یقیناً خدا کی طرف سے ہی مبعوث ہوئے ہیں کیونکہ سوائے پیغمبر برحق کے کوئی شریعت نہیں بنا سکتا۔

آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صہ ۳۴

پیغمبروں کا سلسلہ

خدا کے مظاہر اول الاول سے ہیں اور آخر الآخر تک آتے رہیں گے یہ کبھی نہ کہنا چاہئے کہ یہ پیغمبر آخری ہے اس کے بعد کوئی نہ آئے گا۔ (ظہور قائم آل محمد صہ ۱۵)

(مطبوعہ بہائی ہال کراچی)

نبوت ہمیشہ جاری رہے گی

ہر نئی امت تدریجی ترقی کرتی ہوئی آخر اپنے انجام کو پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے پھر اس کی جگہ ایک نئی امت برپا ہو جاتی ہے اور یہ نئی شریعت اپنا دور شروع کرتی ہے یہی اللہ کی سنت ہے ازل سے ابد تک یہی سلسلہ چلتا رہا ہے اور چلتا رہے گا اور خدا کا فیض جس طرح ہمیشہ ہمیشہ سے جاری ہے اس طرح ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور کبھی ختم نہ ہوگا (نوائے سروش صہ ۳۳)

پیغمبر آتے رہیں گے

س: کیا حضرت بہاء اللہ کے بعد بھی پیغمبر آئیں گے؟

ج: بے شک پیغمبر آتے رہیں گے۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ ۳۰)

- خدا کے پیغمبر زمانہ گزشتہ میں آتے رہے اور زمانہ آئندہ میں آتے رہیں گے۔

(ختم نبوت مولفہ عباس علی بٹ بہائی صہ ۴)

ایک ہزار سال بعد اور پیغمبر آسکتا ہے۔

س: حضرت بہاء اللہ کے کتنے عرصے بعد پیغمبر کی آمد متوقع ہے؟

ج: خداوند عالم نے کتاب اقدس میں اپنے نظام دینی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ مقرر کیا ہے کہ ظہور حضرت بہاء اللہ کے ایک ہزار سال بعد پیغمبر آسکتا ہے۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ ۳۰)

پیغمبر بار بار آتے رہیں گے

س: کیا پیغمبر بار بار آتے رہیں گے؟

ج: جی ہاں! ہدایت کا کاروانہ بند نہ ہوگا۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ ۵)

آدم اول آدم آخر بہاء اللہ ہے

آپ نہیں سوچتے کہ جس طرح جمال ازلی (بہاء اللہ) پر یہ کہنا درست آتا ہے کہ میں آدم اول ہوں اسی طرح یہ کہنا بھی بجا ہے کہ میں آدم آخر ہوں کیونکہ جس طرح مبداء انبیاء یعنی آدم کو خود سے نسبت دیتے ہیں اسی طرح ختم انبیاء بھی اس جمال الٰہی (بہاء اللہ) سے منسوب کیا جاتا ہے واضح ہے کہ جس طرح بدء النبیین آنحضرت (بہاء اللہ) پر درست ہے اسی طرح خاتم النبیین بھی صادق ہے۔

(ختم نبوت صہ ۱۶،۱۵ مولفہ عباس علی بٹ بہائی طبع اول)

بہائیوں کا وضو اور نماز

نماز

نماز تین طرح ہے ، ان میں جو نماز ادا کردی جائے خدا کے حضور میں مقبول ہے نماز سے پہلے وضو کرنا لازم ہے پاک پانی سے ہاتھ دھوئے جائیں اور ہاتھ دھوتے ہوئے دعا پڑھنی چاہئے (آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ صہ ۳۶)

وضو میں صرف دو فرض

وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے جائیں پھر منہ دھویا جائے ہاتھ پیر دھوتے وقت مخصوص دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔

(نوائے سروش صہ ۲۰ مطبوعہ بہائی ہال کراچی)

بہائیوں کا قبلہ اسرائیل میں

نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہئے قبلہ وہ مقدس مقام ہے جو خدا کے حکم سے اس دور میں ملاء

اصل کی طواف گاہ اور دیار بقا کے رہنے والوں کے لئے سمت توجہ ہے جہاں سے تمام اہل عالم کے لئے امرالہی کا صدور ہوا جو بمقام عکہ ارض اقدس میں واقع ہے۔

(نوائے سروش صہ۲۱)

نوٹ: یاد رہے کہ عکہ اسرائیل میں واقع ہے۔

بہائی نماز یا پرارتھنا

بہائی مندرجہ ذیل تین نمازوں میں سے ایک پڑھ سکتے ہیں۔

اوّل: بڑی نماز جو دن رات میں کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے جب حالتِ جذب و اشتیاق ہو۔

دوئم: درمیانی نماز جو تین وقت یعنی صبح، دوپہر اور شام کو پڑھی جائے۔

سوئم: چھوٹی نماز جو فقط ایک آیت ہے جو صرف دن میں زوال کے وقت پڑھنی چاہیئے۔

(نوائے سروش صہ۲۱ - بہائی دستورالعمل صہ۹)

باجماعت نماز منع ہے

نماز تنہا پڑھی جاتی ہے جماعت کا حکم منع کردیا گیا ہے صرف نماز جنازہ باجماعت پڑھی جاسکتی ہے۔

(نوائے سروش صہ۲۱)

قرآن آخری کتاب نہیں

خدا نے کسی کتاب میں اور قرآن میں کہیں نہیں فرمایا کہ یہ کتاب و شریعت آخری ہے اور اس پیغمبر کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔

قرآن مجید میں مستقل رسولوں کی آمد کا دروازہ کھلا ہے کہ رسول آتے رہیں گے نیا ذکر الہی یعنی کتاب و پیغمبر ضرور آئیں گے (ختم نبوت کی حقیقت صہ۱۳)

(مولفہ محفوظ الحق علمی مطبوعہ بہائی ہال کراچی)

جب ضرورت ہوگی دین عطا کیا جائے گا

یہ مقصد ہرگز نہیں کہ آئندہ زمانے میں خدا کا نیا کلام نازل نہ ہوگا اور پھر کسی صورت میں تمہیں دین نہ دیا جائے گا کیوں کہ دین کا دنیا میں پھر کبھی نہ آنا سنت اللہ کے خلاف ہے جب ضرورت ہوگی دین عطا کیا جائے گا خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں ہیں۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ۹)

کوئی شریعت آخری نہیں ہوسکتی

آج تمام قومیں ایک نئی تنظیم عالم کے لئے تڑپ رہی ہیں پرانے سسٹم بے کار ہوچکے ہیں کیوں کہ نوع انسان آگے بڑھ چکی ہے آج نئے نظام عالم کی ضرورت ہے اور جب ایسی حالت ہوجاتی ہے تو نئی وحی الہی اور جدید تشکیل کی شریعت اور تازہ قانون کی ضرورت مسلم ہے کہنے والے خدا کی طرف سے آنے والی شریعت کے سلسلے کو ختم کرتے رہیں مگر فطرت کی حرکت اور خدا کی قدرت ختم نہیں ہوسکتی کوئی شریعت آخری شریعت نہیں ہوسکتی۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ۸)

خاتم النبیین سے مراد بہاء اللہ

حقیقت میں خاتم النبیین کے جو معنی یہ لوگ سمجھ بیٹھے ہیں وہ نہیں ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جمال قدم جو پہلے نبوت کے پردہ میں ظاہر ہوتا رہا ہے اب وہ نقاب دور کو ختم کرکے ولایت اللہ کے جلال کے ساتھ ظاہر ہوا ہے چنانچہ خداوندی ارشاد ہے۔ الیوم کلمہ مبارکہ خاتم النبیین بیوم یقوم الناس لرب العالمین منتہی شد۔

یعنی آج خاتم النبیین کا مبارک کلمہ اس یوم عظیم پر منتہی ہوا کہ جس میں لوگ رب العالمین کی حضوری کے لئے کھڑے ہوں گے (ختم نبوت صہ۳۳ مطبوعہ دہلی)

بہاء اللہ کے متعلق کل امتوں سے میثاق لیا گیا

یہ ظہور اعظم وہی ظہور ہے جس کے لئے تمام انبیاء مرسل اور ان کے ذریعے کل امتوں سے ایمان کا عہد و میثاق لیا گیا تھا (ختم نبوت کی حقیقت صہ۳۰)

خاتم النبیین اپنی اپنی معراج کو پہنچا

اور یوم موعود (بہاء اللہ) کی خبر دینے والے نبیوں کا سلسلہ حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر ختم کیا اور حضرت باب نے یوم موعود کا پہلا صور پھونکا اور وہ تجلی اعظم حضرت بہاء اللہ کے عرش وجود پر ہوئی جس کی خبر تمام نبیوں نے اور سب سے آخر خاتم النبیین روحی فداہ نے دی تھی آج کلمہ مبارکہ خاتم النبیین اپنی معراج کو پہنچا ارواح مقدسہ کو لقاء الہی حاصل ہوئی۔

(ختم نبوت کی حقیقت صہ۲۰، ۲۱)

بہاء اللہ کی بشارت کل انبیاء نے دی تھی

خلاصہ یہ کہ دور نبوت حضرت آدم سے شروع ہوا اور حضرت خاتم پر آکر ختم ہوگیا نبوت یعنی آنے والے دور خداوندی کی بشارت تمام پیغمبر آدم سے خاتم تک یہی عظیم الشان خبر و بشارت دیتے رہے کہ یوم موعود میں اللہ کی عظیم تجلی ہوگی اور بندوں کو لقاء الہی نصیب ہوگی یہاں لفظ خاتم النبیین سے دور نبوت کے خاتمہ کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی لقائے الہی کی بشارت دی ہے اس یوم لقاء کی خبر دینے والوں کا سلسلہ آنحضرت کی ذات گرامی پر ختم ہوگیا اور اب الحمدللہ مقررہ وقت پر وہ یوم لقاء ظاہر ہوگیا اللہ تعالیٰ نے حضرت بہاء اللہ پر عظیم تجلی فرمائی اور خوش نصیب بندوں نے تجلیات اور لقاء الہی کا شرف حاصل کیا وہ یوم موعود آگیا جس کی نبوت و بشارت کل انبیاء نے دی تھی (ختم نبوت کی حقیقت صہ۳۲)

بہاء اللہ تجلی الہی کا عرش اعظم

اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تجلی فرمائی حضرت بہاء اللہ تجلی الہی کا عرش اعظم ہے بندوں نے ایمان و عرفان کی پاک آنکھوں سے وہ جلوہ الہی دیکھا جس کا وعدہ تھا اور جو ان کا رد حجاب میں مبتلا ہے وہ دید حق سے محروم رہے خداوند نے عرش ظہور پر جلوہ قدرت دکھایا اور اہل نظر کامیاب ہیں۔

ختم نبوت کی حقیقت صہ۳۲

شریعت کا بدلنا قانون الہی ہے

خدا نے کسی شریعت کو ہمیشہ کے لئے نہیں بنایا اور اگر کوئی شریعت ہمیشہ رہنے والی ہوتی تو آدم یا نوح کی

باقی صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ کریں

مباہلہ کا چیلنج اور مرزا طاہر احمد کا فرار

تبصرہ: سعید الرحمٰن ثاقب ـــــ ترین

ربوہ سے دور برطانیہ کی رنگینیوں میں گم آل نبی کے شہزادے مرزا طاہر احمد نے چھ سال کے طویل سکوت کو توڑا۔ اور ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو بطور خاص (مرحوم) صدر پاکستان کو فریق بناتے ہوئے تمام مسلمانوں سے مباہلہ کا باقاعدہ کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کو احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن لندن نے اور بعد ازاں ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی جانب سے دعوت مباہلہ کا عنوان دے کر ملک بھر میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا۔ اس نام نہاد دعوت مباہلہ کے ٹائیٹل کے پیچھے قادیانیوں نے اسلم قریشی کے اغوا میں خود کو بے قصور اور مظلوم ٹھہرایا اور لکھا کہ ان کے اغوا میں قادیانیوں کا کوئی ہاتھ نہیں پھر اس کے بعد اسلم قریشی کو نہ صرف زندہ اور سلامت دکھا دیا گیا بلکہ حقائق سے ہٹ کر ان سے منسوب ایک غیر فطری کہانی کی قومی نشریاتی اداروں کے ذریعہ باقاعدہ ملک گیر تشہیر کی گئی اس سارے ڈرامے کا مقصد مسلمانوں کو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا کرنا تھا تاکہ اس پمفلٹ میں درج باقی مرزائی موقف کو بھی تمام مسلمانوں کا ذہن آسانی سے تسلیم کرے یا کم از کم تذبذب کا شکار ہو جائے۔

۲۶ صفحات پر مشتمل بظاہر یہ کتابچہ دعوت مباہلہ درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی سے مرزا طاہر احمد قادیانی تک کے کالے جرائم اور گھناؤنی سازشوں کی پردہ پوشی و مکمل صفائی اور قادیانی ازم کی تبلیغ کی منظم مگر ناکام کوشش ہے جسے مولانا اسلم قریشی نے کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اور ۳۰ جولائی ۱۹۸۸ء کو سیالکوٹ کے عدالتی بیان میں مرزا طاہر احمد کے تیار کردہ ڈرامہ کا پول کھول دیا۔ مقام اور وقت کے تعین سے محروم اس لولے لنگڑے دعوت مباہلہ میں مرزا طاہر اگر واقعی مخلص ہوتے تو انہیں مرزائیت کا رونا رونے اور ۲۶ صفحات طبع کرا کر قصبے گاؤں اور کچی آبادیوں میں چوروں کی طرح رات کے وقت پھنکوانے کی ضرورت پیش نہ آتی بلکہ سیدھے سادے انداز میں ایک اعلان یا اشتہار کے ذریعہ بھی مقصد اور کام کی بات کر سکتے تھے۔

ملت اسلامیہ کی سنہری تاریخ میں ایسے یادگار ادوار کی کمی نہیں ہے۔ مناظرے مباہلے اور مباحثے ہوتے رہے عیسائیت، یہودیت اور قادیانیت تک سے منہ کال ہوتی رہی چودہ صدیاں پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے احباب کے ہمراہ نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کیلئے مقابلہ میں آنے کی دعوت دی تھی چنانچہ ہوتی بلکہ قرآنی طریق مباہلہ بھی یہی ہے کہ دونوں فریق اپنے افراد خانہ سمیت ایک جگہ جمع ہو جائیں اور دونوں خدا کے حضور حق و باطل کے درمیان امتیاز کے طالب ہوں لیکن اس وقت بھی نجران کے باطل کو حق کے مقابل آ کھڑے ہونے کی جرأت نہ ہوئی اور آج اس وقت بھی قادیان کے جھوٹے چمگادڑ کو صدق کے سورج کے سامنے آ جانے کی سکت نہیں ہے (اور نہ ہوگی)

اخلاقی طور پر تو مرزا طاہر کو اپنی سیاسی جماعت کے گرو، اپنے دادا کی شکست کو اپنی اور مرزائیت کی شکست تسلیم کر لینا چاہیے تھا۔ کیونکہ خود مرزائیت کے موجد نے بھی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، اور سید مولوی محمد حسین اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے مباہلہ کیلئے پر پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر ہر بار میدان مباہلہ سے راہ فرار اختیار کی اور بالآخر غلام احمد کو ایک توبہ نامہ لکھ کر دینا پڑا۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو گورداسپور کی عدالت میں مجسٹریٹ جے ایم ڈوئی کے روبرو مرزا نے لکھا کہ مولوی محمد حسین سمیت آئندہ وہ کسی سے مباہلہ نہ کرے گا۔ اور اپنی ذریت کو بھی اسی بات کی تلقین کرتا ہے۔ چند شقوں پر مشتمل اس توبہ نامہ پر خواجہ کمال الدین ایڈووکیٹ (برائے گواہ) اور از خود مرزا جی کے دستخط بھی موجود ہیں (اس شائع شدہ توبہ نامہ کی ایک کاپی مجلس کے پاس اس وقت بھی موجود ہے)

تقریباً سات سال تک تو آنجہانی مرزا جی اپنی اس توبہ پر قائم رہے۔ لیکن اس ذلت و خواری کی حالت میں اپنی دکانداری کو لٹتا ہوا بھی نہ دیکھ سکتے تھے چنانچہ گورداسپور کی عدالت میں لکھی گئی اپنی ان چھ ناک کی لکیروں کو مٹانے کی کوشش میں ایک بار پھر ۱۹۰۷ء میں مباہلہ کا ہوّا کھڑا کر دیا اور نہ صرف اتنا بلکہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی "مولانا ثناء اللہ امرتسری سے آخری فیصلہ" جس میں اس نے تحریر کیا۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچے میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے......اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی

میں ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ مفسد اور کذاب کی زیادہ زندگی نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور خواری کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو بفضل خدا امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے مطابق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا اگر جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں نہ وارد ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ ...... اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر اور قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت خوش کر دے (آمین)

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں سے جو وہ مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی ہی میں ان کو نابود کر دے مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون اور ہیضہ سے اور امراض مہلکہ سے۔ رحمت کا دامن پکڑ کر تیری دربار میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما دے اور وہ جو تیری راہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا دے یا کسی نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر دے۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر (آمین ثم آمین)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(الراقم عبداللہ احمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ مرقومہ یکم ربیع الاول اپریل ۱۹۰۷ء - ۱۳۲۵ھ)

بے شک اللہ تعالیٰ بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے اس پہلے اور آخری سچ کی تاب نہ لا سکا۔ اور چند ہی مہینوں بعد ہی ۱۹۰۸ء میں ہیضہ سے خندہ متعفن کے ماحول میں اپنی ہی گندگی پر وہ گندہ اسی منہ کے بل گر پڑا جس منہ سے حضرت ثناء اللہ امرتسریؒ سے مباہلہ کے لئے لب کشائی کی تھی۔ اور یوں اپنی ہی منہ مانگی ہیضہ کی موت مر کر مباہلہ کی بھینٹ چڑھ گیا۔ اور یہ آخری فیصلہ اللہ کی طرف سے حضرت امرتسریؒ کے حق میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امرتسریؒ کو مرزا کی موت کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رکھ کر رہتی دنیا تک کے لئے مرزا غلام قادیانی کو مفتری، کذاب اور دجال ثابت کر دیا چنانچہ حق اور باطل کا فیصلہ تو ۸۰ سال پہلے ہی مرزائیت کی "بڑی والی" ہو چکا اب غلام احمد کی تیسری پشت کا یہ چھوٹا بڑا کس باغ کی مولی ہے؟

اگر مرزا طاہر مرزائیت کے بانی اور عیسائیت کے ہدایت یافتہ اس بناسپتی نبی کے منہ پر: کالک کے تھپیڑے کے نشان کو اپنے اور اپنی مرزائیت کے لیے لعنت کا نشان نہیں سمجھتا بلکہ خود کو ـــــ مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی بڑا گیدڑ تصور کرتا ہے۔ اور اس دائرے سے نکل کر اپنے باپ دادا کی غلطیوں اور ناکامیوں کو پھلانگتے ہوئے ان کی پگڑی سے بھی اوپر کے پرواز میں مرکر اپنی جماعت میں ابوجہل کی طرح گردن ذرا نیچے سے کٹوانا چاہتے ہیں اور چلتے چلتے آپ خود بھی ایک اور تازہ اور نئے مباہلہ کی سولی پر لٹکنے کا خواہشمند ہے تو یہ شوق بھی پورا کر لے لیکن یہ شوق محض ۲۶ صفحات چھپوا لینے کے بعد اور رات کو ۲ بجے مسلمانوں کے گھروں میں پھنکوا دینے کی حد تک نہیں ہونا چاہیے بلکہ تھوڑی سی تکلیف کر کے خود کو آگے لانا چاہیے مزہ تو مجلس کے ان چار مبلغین کے جوابی چیلنج کا ہے کہ "مرزا طاہر صاحب اگر آپ ہمیں اپنے ساتھ آگ میں کود جانے کے لئے بھی کہیں تو خدا کی قسم! ہم آگ میں چھلانگ لگانے کے لئے بھی تیار ہیں اور ہمیں کامل یقین ہے کہ خاتم الانبیاء آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء حضرت ابراہیمؑ پر جو آگ گلزار تھی وہ ان دیوانوں کے لئے بھی ٹھنڈی ہے۔

جزاک اللہ۔ کتنی سیدھی سادی سی دعوت آئی ہے

یہ ہیڈ آف طاہر زائیت کی بند کمرے میں آس اور اور الٹے ملنے کی رات کو ۲ بجے والی تقسیم نہیں بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۴ باشعار کارکنوں کا جاندار اور کھلم کھلا اعلان ہے۔

آنحضرتؐ نے دعوت و تبلیغ کا دائرہ وسیع فرماتے ہوئے جب نجران کے نصاریٰ کو بھی اسلام قبول کر لینے کا فرمان بھیجا۔ تو نجرانیوں نے باہمی مشورہ سے اپنے پادریوں کا ایک سہ رکنی وفد

شرجیل کی سربراہی میں آپؐ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے آپؐ سے مذہبی امور پر بات چیت کی لیکن معاملہ جب بحث و تکرار تک پہنچ گیا تو اس دوران سورۃ آل عمران کی آیت مبارکہ نمبر ۶۱ سے اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم ہوا۔ (ترجمہ) اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ آجاؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے ہم اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو اور پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی جھوٹوں پر ——

تمام فقہا اور آئمہ دین نے اس آیت کا تفسیر و ترجمہ یہی بیان فرمایا کہ دین کی کسی ضروری معاملہ میں جب کوئی فریق کی حیثیت اختیار کرنے لگے اور اللہ کے واضح احکامات کے مقابل اپنی تاویلات اور تحریفات سے متصادم ہو جائے تو پھر دونوں فریق اپنے اپنے افراد خانہ کے ہمراہ ایک جگہ جمع ہو کر خدا کے حضور گڑگڑا کر التجا کریں اور اپنے میں سے جھوٹے پر خدا کی طرف سے لعنت —— اور عذاب کے امیدوار بنیں۔

مرزائی بزرگ محمد علی قادیانی نے اپنے بیان القرآن میں جلد اول کی ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں یہ نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجرانیوں کو مباہلہ کیلئے بلایا تو انہوں نے کہا ہم کل کریں گے سو اگلے دن رسول صلعم، علیؓ، فاطمہ رضؓ اور حسنؓ و حسینؓ کو ساتھ لیے نکلے اور ان کو بلا بھیجا مگر وہ نہ آئے۔ پس اسمیں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وفد نجران نے مباہلہ سے انکار کیا (صفحہ ۲۳۸) اب طاہر جی بھی نجرانیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سامنے آنا پسند نہیں کریں گے اور یہی ان کے بزرگ کے نزدیک مباہلہ سے انکار ہے۔"

محمد علی صاحب آگے لکھتے ہیں نبیؐ کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے یہ علم دیا تھا کہ عیسٰی پرستی کا عقیدہ دنیا میں زور پکڑنے والا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ہر رنگ میں اتمام حجت کیا جائے اوّل دلائل کی رو سے دوئم بارگاہ رب العزت میں بالمقابل دعا سے فیصلہ کے طریق یعنی مباہلہ سے آج مرزا طاہر محمد علی مرزائی کے بیان القرآن سے خود انکار کر کے اور مباہلہ (کے ترجمہ مقابل بددعا) کو جھٹلاتے ہوئے اپنے گھر کی گول مٹول ڈکشنری کھول کر دنیا کو مباہلہ کے جدید معانی و مطالب سے بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یعنی صاف چھپنا بھی نہیں اور سامنے آنا بھی نہیں۔"

ذرا آگے جا کر مرزا طاہر کے موجودہ چیلنج کو یوں جھٹلاتے ہیں:" حالانکہ بات تو صاف ہے کہ (آیت میں لفظ) ابنا میں حسنؓ و حسینؓ اور حضرت علیؓ اور نسا میں حضرت فاطمہؓ اور انفسنا میں خود نبی کریم صلی علیہ وسلم۔ مراد تو صرف یہ تھی کہ جو شخص جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایسا استیصال کر دے کہ اس کے پیچھے بھی تباہ ہو جائیں اور سلسلہ نسل منقطع ہو جائے...... بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ ابھی آنحضرت صلعم گھر سے ہی نکلے تھے اور اگر فی الواقع مباہلہ ہوتا تو شاید بڑے بڑے صحابہؓ کو مع ان کی اولاد اور بیویوں کے بھی بلاتے لیکن انہوں نے پہلے ہی انکار کر دیا۔ (صفحہ ۲۳۸)۔

مرزا طاہر کی مت ماری گئی آگا دیکھا نہ پیچھا بلکہ اپنے مہاراج دادا جی مرزا غلام احمق قادیانی کا فرمان بھی غلط کر ڈالا حالانکہ ان کا درجہ تو اتنا گہرا ہے کہ انہیں انگریزی اور پنجابی میں بھی الہام ہوا کرتا تھا۔ انہوں نے ۱۸۹۲ء میں یہ اشتہار جاری کیا:" ان تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی اختلاف کی وجہ سے یا اپنی نافہمی کی وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں عرض کیا جاتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں کہ میں آپ لوگوں سے مباہلہ کی درخواست کروں اس طرح کہ اول آپ کو مجلس مباہلہ سے اپنے عقائد کے دلائل سناؤں پھر آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آئیں تو ایسی مجلس میں مباہلہ کروں تو...... مباہلہ کی اجازت کے بارے میں جو کلام میرے اوپر نازل ہوا ہے وہ یہ ہے " ترجمہ:۔ ان سے کہہ دو کہ آؤ! ہم اور تم مع اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔

(دافع الوساوس صفحہ ۲۶۵-۲۶۱)

آج مرزا طاہر نے مباہلہ کے معنی بدل کر اور خود کو سامنے نہ لا کر مرزا غلام احمق قادیانی کے اس الہام کو بھی محض الزام ثابت کر دیا ہے نہ صرف یہی بلکہ طاہر احمد کو مولوی محمد علی قادیانی کی اس تحریر پر بھی ماتم کرنا چاہیئے۔ جو اس نے بیان القرآن کے صفحہ ۲۲۹، پر رقم کر دی ہے۔ ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مباہلہ اب بھی جائز ہے؟ نبی کریمؐ نے امر الٰہی کے بغیر مباہلہ نہیں کیا اور جب امر ہوا تو صرف انہی لوگوں کو مباہلہ کے لیے بلایا جن کے ساتھ مباہلہ کرنے کا صراحت کے ساتھ حکم آچکا تھا۔ ایلئے بدون امر الٰہی مباہلہ کرنا جائز معلوم نہیں ہوتا۔"
(جلد اوّل شائع کردہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام)

فرنگی کوکھ سے جنم لینے والے مرزا طاہر صاحب وضاحت فرمائیں کہ سچا کون ہے؟ آپ۔ یا وہ انگریزی نبی اور اس کے صحابہ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی میدان مباہلہ میں مقابل ہی نہ ہو تو وہ مباہلہ ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے تو آنحضورؐ کے سامنے جب نجرانی نہ آئے تو آپ بھی واپس تشریف لے گئے اور یوں نہ تو وہ مباہلہ ہوا اور نہ ہی اسے مباہلہ کا نام دیا گیا۔ آپ نے مباہلہ کی دعوت بھی دی اسے تشہیر بھی خوب کر لیا لیکن مباہلہ کی روح اور اس کے اصل مقصد سے ہٹ گئے۔ دوسرے علمائیں علماء میں

کرتے رہے مگر سامنے نہ آئے۔ اور یقیناً یہ آپ کے بس کی بات بھی نہیں کیونکہ علمائے حق سے مباہلہ کیلئے مدمقابل آجانا وہ منزل ہے کہ جس پر آپ کے بزرگوں کے "پر" بھی جلنے لگتے تھے اور شاید اسی لئے مرزا غلام احمد کو لاہور شاہی مسجد کے مقام پر حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے سامنے آنے کی ہمت نہ ہوئی آپ کے والد مرزا بشیرالدین حضرت مولانا عبدالکریم کا سامنا نہ کر سکے۔ آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر کو مجلس تحفظ ختم نبوت سمیت ملک کی چار بڑی دینی جماعتوں کی طرف سے ۱۹۷۶ء سے مباہلہ کی دعوت رہی لیکن جناب کی دو ملوں کے درمیان چکی کے مقام پر اس کا انتظار ہوتا رہا اور وہ بیچارا کبھی نہ آیا۔ پھر ۹ جون ۸۲ء کو وہی دعوت مباہلہ آپ کو دی گئی جس کے الفاظ یوں تھے!۔ اب آپ قادیانی جماعت کے سربراہ اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے چوتھے جانشین مقرر ہوئے ہیں عالم اسلام کی جانب سے دلائل کی حجت آپ لوگوں پر پوری ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود اگر اب بھی آپ اپنے دادا مرزا غلام کو اس کے تمام دعاوی میں سچا یقین کرتے ہیں تو آئیے میدانِ مباہلہ میں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ سچے اور جھوٹے میں خود فیصلہ فرما دیں۔ مقام مباہلہ وہی دریائے چناب کے پلوں کے درمیان کی چکی مقرر ہے۔ تاریخ اور وقت کا تعین فرما کر دو ہفتے کے اندر اطلاع دیں اور اگر آپ بھی مباہلہ کے لئے نہ آسکیں اور گمان غالب یہی ہے کہ آپ اپنے پیشرؤں کی طرح نہیں آسکیں گے اور نہ صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

یہ چیلنج مختلف رسائل میں شائع ہوتا رہا آپ کو بذریعہ رجسٹرڈ بھی بھیجا گیا۔ مگر آپ سے کوئی جواب نہ بن پڑا چھ سال سے زائد عرصہ تک مسلسل خاموشی کے ایجنٹ اسلم قریشی کی ڈرامائی برآمدگی اور صدر ضیاالحق کے خلاف کامیاب تخریب کاری سے تھوڑی دیر پہلے، اسلم قریشی کیس سے اپنا دامن بچا کر جنرل ضیاالحق کو فریق بنا کر مباہلہ کی آڑ میں ۲۴ صفحات پر مشتمل اپنے مخصوص موقف کی پل بھر میں وسیع پیمانے پر تقسیم میں کیا مصلحت پوشیدہ ہے ـــــ اگرچہ حقائق حق کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت "نے آپ کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کر لیا اور "ویمبلے کانفرنس ہیڈ لندن" سمیت ملک بھر کے تمام شہروں میں مقررہ اوقات اور معینہ مقامات پر تمام طبقوں اور مکتبۂ فکر کے علماء مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحدہ پلیٹ فارم پر آپ سے مباہلہ کے لیے موجود رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے مجلس کے مرکزی دفتر ملتان میں ۱۰ اگست ۸۸ء کو چاروں مکاتب فکر پر مشتمل ایک اہم اجلاس کی صدارت کی اور مباہلہ کے جوابی چیلنج کے حتمی پروگرام کا اعلان فرمایا جس کے مطابق ۱۴ اگست کو وفاقی دارالحکومت سمیت صوبائی دارالحکومتوں میں بھی ۴ تا ۶ بجے تک مرزائیوں کا انتظار کیا گیا۔ لاہور بادشاہی مسجد کے مقام پر ہزاروں مسلمان جمع ہوئے اور مرزائیوں کے نہ آنے پر مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اجمل قادری، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی مولانا محمد اجمل خان اور علامہ ڈاکٹر خالد محمود نے خطاب فرمایا۔

کراچی میں مولانا مفتی احمد الرحمان کی زیر صدارت علامہ بنوری ٹاؤن میں مولانا عبدالرحمان سلفی، مولانا محمد انور فاروقی سید اکبر علی شاہ احمد میاں حمادی اور قاری شیر افضل کے علاوہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد موجود رہی۔

پشاور یادگار چوک کے مقام پر مسلمانوں کا اجتماع ایک بہت بڑے جلسہ عام کی صورت اختیار کر گیا جس سے مولانا مفتی عبداللطیف، مولانا امان اللہ مولانا عبداللہ اور دوسرے علماء نے خطاب فرمایا

عالمی سطح پر مرزا طاہر کو ویمبلے سینٹر لندن میں مباہلہ کے لئے بلایا گیا جہاں شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد بنفس نفیس موجود رہے۔

لیکن آپ اور نہ ہی آپ کے کسی دم چھلے کو مباہلہ کرنے کی جرأت ہوئی۔

چنانچہ اب یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں رہا کہ مرزا طاہر احمد مباہلہ کے لئے خود کو سامنے نہ لا کر اپنے بھیانک انجام سے خوفزدہ یا اپنی عیارانہ روایت کو تازہ کرتے ہوئے مباہلہ کا محض لبادہ اوڑھ کر کسی نئی چال کا جال بچھا چکا ہے اور اس کے پس پردہ کچھ اور سیاسی عوامل کارفرما ہیں اور اب آپ کسی بڑے مفاد کے لئے چھوٹے نقصان کی پرواہ بھی نہیں کر رہے ہیں۔

ختم نبوت کا عقیدہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ مذہبی اثاثہ ہے۔ مرزا طاہر اس قسم کے گھٹیا ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کے ایمان اور ان کے دینی جذبوں کو متزلزل نہیں کر سکیں گے۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ ختم نبوت کا نقاب پوش ڈاکو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف غیر مسلم ہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خطرناک دشمن بھی ہیں چنانچہ ایک بدترین غیر مسلم اقلیت کی اتنے بڑے پیمانے پر مسلمانوں میں ارتدادیت کی اس تشہیر و تبلیغ کو سرکاری سطح پر ناکام کیا جائے۔ اور مرزائیوں کے گھر گھر پہنچائے گئے اس جھوٹے موقف کے مدلل اور مکمل جواب کے لئے مجلس مبلغین اور علما کو قومی نشریاتی اداروں پر موقع دیا جائے نیز مرزا طاہر کو آئین پاکستان کی اس کھلی خلاف ورزی

باقی صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ کریں

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

سیدنا ابوبکر صدیقؓ

بلال احمد (اٹک)

اسم گرامی عبداللہ، کنیت ابوبکر، لقب صدیقؓ آپ بہت تونگر اور نہایت شریف وصاحب جیلے تھے اسلام لانے سے قبل یعنی زمانہ جاہلیت میں بھی شرافت اور کریم النفسی کی بدولت نہایت احترام اور عزت ووقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ سرکار مدینہ فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم سے ابتداءً دوستانہ مراسم تھے آپ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر وحضر، خلوت وجلوت رنج وراحت میں برابر شریک تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اپنا خلیل یعنی ولی دوست بناتا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بناتا۔ حضرت ابوبکرؓ تو میرے بھائی اور صحابی ہیں

حضرت جبیر بن مطعم نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ایک عورت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی۔ آپ نے اسے فرمایا پھر کسی وقت آنا اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ بتا دیجئے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (اشارہ تھا اس بات کی طرف کہ آپ وصال پا جائیں) تو کیا کروں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر صدیق کے پاس چلی آنا۔

حضرت شیثؑ

تحریر: محمد اختر جاوید، دیپالپور

حضرت شیثؑ تمام اولاد آدم میں ایک امتیازی شان رکھتے تھے صورت وسیرت دونوں اچھی تھیں حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ اور ولی عہد تھے۔ عبادت وطاعات میں بہت مصروف رہتے تھے۔ نماز، روزہ میں انہماک زیادہ تھا۔ قابیل کی گمراہ اولاد کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۹۱۲، نوسوبارہ سال کی عمر پائی۔

فرمایا کرتے تھے۔

"مومن وہ ہے جو مصائب میں صبر، نعمتوں پر شکر، گناہوں سے اجتناب اور نیک وبد میں تمیز کرے خدا کو پہچانے، والدین کی خدمت کرے، غصہ کو نہ بڑھنے دے۔ مساکین وغرباء کی امداد کرے اور اقرباء کے ساتھ حسن سلوک میں سرگرم رہے۔"

یہ خدا کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔ خدا کے بھیجے ہوئے تمام نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے خدا ہمیں سچا مومن بننے کی توفیق دے (آمین) اور حضورؐ کی ختم نبوت کی بھی حفاظت کرنے کی استطاعت فرمائے۔

عبادت

ممتاز احمد چکیاہ مانسہرہ

عبادت کا مادہ عبد ہے اور عبد کے لفظی معنی ہیں کسی کی برتری تسلیم کرکے اس کے مقابلے میں اپنی آزادی وخودمختاری کو چھوڑ دینا اور اس کے رام ہو جانا عبادت کے معنی صرف کسی کو معبود بنا کر پکارنے ہی کے نہیں ہیں بلکہ اگر کسی کو زبان سے معبود نہ بھی کہا جائے اور اس کی ظاہری پرستش نہ بھی کی جائے لیکن اس کے احکام کی مثل خدا کے حکم کے مطلق قیادت کی جائے تو یہ بھی عبادت ہے حضرت ابراہیمؑ کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔ لا تعبد والشیطان۔ شیطان کی عبادت نہ کر۔

ظاہر ہے کہ شیطان کی عبادت کوئی نہیں کرتا لیکن جو شیطان کی باتوں پر عمل کرتا ہے اس کے حکموں کو مانتا ہے وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ وقضیٰ ربک ان لا تعبدوٓا الا ایاہ۔ اور تیرے پروردگار کا یہ فرمان ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے عوام عبادت کے معنی صرف پرستش (پوجا پاٹ) کے لیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید کی آیات میں یہ لفظ کہیں تو غلامی واطاعت کے معنی اور کہیں پرستش کے معنی میں اور بعض آیات میں یہ لفظ ان تینوں معنوں پر حاوی ہے

عبدالرحمن عمر جنڈوالہ کلاں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن کے لئے وہاں قاضی یا عامل بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت ایک طویل حدیث میں) آپ نے چند نصیحتیں اور وصیتیں ان کو فرمائیں ارشاد فرمایا! اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد میری تمہاری ملاقات نہ ہو"۔ یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے فراق کے صدمے سے رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینے کی طرف رخ کرکے فرمایا (غالباً آپ خود بھی آبدیدہ ہو گئے تھے اور بہت متاثر تھے) مجھے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ والی زندگی گذارتے ہیں) وہ جو کوئی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو تقویٰ والی زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اقوال بزرگاں

عبدالقادر عاجز — بھریا روڈ

کھانے کی قسمیں کھانا دو قسم کا ہوتا ہے جس میں نفس کی رضامندی ہو، دوسرا وہ کھانا جو نفس کا حق ہو نفس کی رضامندی نفس کھانوں میں ہے اور نفس کا حق اسقدر طعام ہے جو فرض اور سنت ادا کرنے کیلئے طاقت دے سکے۔ (حضرت شاہ غلام علیؒ)

موت کی تیاری وہ افعال جن کی وجہ سے تجھے موت آنا گراں گذر رہا ہو ان کو چھوڑ دے پھر جس وقت موت آ جائے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

اقوال حضرت ابوبکرؓ

صدیق الرحمٰن بہاولپور

○ عبادت ایک پیشہ ہے دکان اس کی خلوت ہے راس المال اس کا تقویٰ ہے۔ نفع اس کا جنت ہے۔ عدل و انصاف ہر ایک سے خوب تر ہے۔

○ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

○ مصیبت میں صبر کرنا سخت ہے مگر صبر کے ثواب کو ضائع ہونے دینا سخت تر ہے۔

○ زمانہ کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔

○ جو امر پیش آتا ہے وہ نزدیک ہے لیکن موت اس سے بھی نزدیک تر ہے۔

○ شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں میں خوب تر ہے۔

○ توبہ بوڑھے سے خوب ہے اور جوان سے خوب تر ہے۔

○ بخشش کرنا امیر سے خوب ہے، غریب سے خوب تر ہے۔

مخلص کون

حافظ محمد صابر صفدر — سرگودھا

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے پوچھا اللہ کے پسندیدہ اور مقبول بندوں کی کیا علامت اور پہچان ہے۔ فرمایا چار علامتیں ہیں۔

۱۔ وہ راحت کو ترک کر دے۔

۲۔ اس کے پاس تھوڑا بہت جو کچھ بھی ہو اس میں سے اللہ کے لئے ضرور خرچ کرے۔

۳۔ اپنے مرتبے و مقام کے تنزل پر خوش ہو۔

۴۔ اس کی نظر میں تعریف و مذمت یکساں ہو۔

حضرت شقیق بن ابراہیمؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت لوگ مجھے نیک کہتے ہیں۔ میں کیسے سمجھوں کہ میں نیک ہوں یا بد؟ فرمایا تین باتوں سے۔

۱۔ اپنے باطن کا حال بزرگوں سے بیان کر اگر وہ ان کو پسند کریں تو تو نیک ہے ورنہ بد؟

۲۔ اپنے دل پر دنیا کو پیش کر اگر وہ اسے رد کر دے تو تو نیک ہے ورنہ بد۔

۳۔ خود پر موت کو پیش کر اگر اس سے دل راضی ہو جائے اور خوش ہو تو سمجھ لے کہ میں نیک ہوں ورنہ نہیں اگر کسی کو یہ تینوں باتیں حاصل ہو جائیں تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور عاجزی کرے کہ کہیں اس کے عمل میں دکھلاوا پیدا نہ ہو۔

امیر شریعت کو پاکستان سے محبت

محمد اکرم — نواں جڑانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے صدر امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا۔

"یہ قطعہ زمین (پاکستان) ہم نے بے پناہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔ اور تیرہ سو سال میں آج تک آزادی کے لئے کسی نے اتنی قیمت ادا نہیں کی جتنی ہم نے کی ہے اب اس بیش قیمت ملک (پاکستان) کو ہر قیمت پر بچانے کے لئے رہنا چاہئے۔ (مشرق لاہور ۲۱ اگست ۱۹۷۴ء بحوالہ عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان صفحہ ۱۳)

حضرت ابوبکرؓ کی ازواج و اولادؓ

شبیر حسین — بھری پور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں جن بیویوں سے اولاد ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ قتیلہ یا قتلہ۔ ان سے حضرت عبداللہؓ اور حضرت اسماؓ پیدا ہوئیں۔

۲۔ اُم رومان۔ یہ اُم المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت عبدالرحمٰن کی ماں تھیں۔

۳۔ اسماء ان سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔

۴۔ حبیبہ بنت خارجہ حضرت ابوبکرؓ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اُم کلثوم ان ہی کے بطن سے تھیں۔

امیر شریعت کی کرامت

عثمان علی — سرگودھا

امیر شریعت عطاء اللہ صاحب سون سکیسر کے شہر انگا میں تشریف لے گئے لوگ شاہ جی کی زیارت اور ملاقات کے لئے آ رہے تھے۔ لوگوں نے شاہ جی سے درخواست کی ایک مدت سے بارش نہیں ہو رہی قحط پڑ رہا ہے بارانی علاقہ ہے دعا فرمائیں یہ سن کر امیر شریعت اُٹھ کر علیحدہ کمرے میں چلے گئے اور دیر تک دعا کرتے رہے شاہ جی کی گریہ کی آواز سب نے سنی یہاں تک کہ بادل آئے اور پورا علاقہ بارش سے جل تھل ہو گیا۔

(چند علماء حق صفحہ ۲۳۵)

اخبار ختم نبوت

مرزائی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر جنرل ضیاؔ کی شہادت میں ملوث ہے

مباہلہ کا چیلنج دے کر اب طاہر راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی نے آج اپنے بیان میں کہا کہ علمائے امت پہلے ہی مرزا طاہر کے مباہلے کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے عملی میدان میں نکلنے کا اعلان کر چکے ہیں لیکن مرزا طاہر کو عملی میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ مباہلے کا چیلنج تو مرزا طاہر نے دیا تھا۔ اب خود ہی اس سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے مباہلہ کی مختلف تاویلیں کر رہے ہیں۔ کبھی مباہلہ کے لئے عملی میدان میں نکلنے کو غیر ضروری قرار دیا جاتا ہے تو کبھی اسے روحانی میدان قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک موت نے کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود حجت کے لئے ہم مرزا طاہر کے ساتھ آمنے سامنے آکر عملی میدان میں مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مباہلہ کے سلسلے میں قرآنی، اسلامی، شرعی اور سنت نبویؐ کا طریقہ یہ ہے کہ عملی میدان میں مباہلہ کیا جائے اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب "انجام آتھم" میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، احمد اللہ امرتسری اور مولانا عبدالحق غزنوی کو مباہلہ کے لئے آمنے سامنے آنے کی دعوت دی۔ اور یہاں تک کہا کہ آدھی مسافت وہ طے کریں اور آدھی مسافت مرزا غلام احمد قادیانی طے کر کے ایک درمیانی جگہ میں مباہلہ مقرر کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب نہ معلوم کن وجوہات کی بناء پر مرزا طاہر آمنے سامنے آکر مباہلہ کرنے سے خوف کھاتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی جنرل ضیاء الحق کی موت کو مرزا طاہر کے مباہلہ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ اور ان کا اس پر اصرار ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جنرل ضیاء الحق کو ہلاک کرنے کی سازش میں وہ ملوث ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کرنے کا کام انجام دیتی رہیگی۔

مرزائی ملت اسلامیہ اور پاکستان کے دشمن ہیں

مولانا عبدالرحیم اشعر

بہاولپور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کے انچارج علامہ عبدالرحیم اشعر نے کہا مرزائی ملت اسلامیہ اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ مرزا طاہر ف ری جماعت ربوہ مرزا طاہر کے لندن فرار ہونے کے بعد اس کی تقریروں میں پاکستان کے خلاف زبردست زہریلے اثرات پائے جاتے ہیں۔ وہ یہاں "جامع مسجد الصادق" میں چوتھی سالانہ استحکام پاکستان و تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ سے شائع ہونے والے مباہلہ نامی پمفلٹ میں پاکستان قومی اسمبلی کے فیصلہ، عدالت آرڈی نینس اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ لہٰذا اس پمفلٹ کے ناشر، پبلشر وغیرہ کے خلاف کارروائی کی جائے۔ مولانا ابوطلحہ رحیم یار خانی نے کہا کہ لیاقت علی خان کے قتل سے لیکر علامہ احسان الٰہی ظہیر اور عارف الحسینی کے قتل میں قادیانی سازش کارفرما ہے۔ لہٰذا ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مرزا طاہر نے ملت اسلامیہ کو مباہلہ کا چیلنج دے کر مسلمانان عالم کے جذبات و احساسات کو مجروح کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کے راہنماؤں نے اس چیلنج کو قبول کر کے گیند قادیانی خلیفہ کے کورٹ میں ڈال دی ہے۔ اگر قادیانیوں میں غیرت ہوئی تو آج بہاولپور کی تاریخی مسجد الصادق میں آکر اپنے نام نہاد خلیفہ کے چیلنج کے

مطابق مباہلہ کرتے۔ جبکہ ان کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری ہم نے لی تھی۔ ان کا مباہلہ سے فرار مسلمانوں کی عظیم فتح ہے۔ مولانا عبدالکریم دین پوری نے کہا کہ قادیانیوں نے غلام احمد کذاب و دجال کو نبی تسلیم کر کے مسلمانوں سے بغاوت کا ارتکاب کیا ہے جبکہ باغی کی سزا سزائے موت ہے۔ لہٰذا ان مرتدین کے متعلق سزائے موت کا فیصلہ کیا جائے۔ مولانا یار محمد عابد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جس نے قادیانیوں کو پوری دنیا میں ناک رگڑ کر دیا ہے خلیفہ ربوہ نے مباہلہ کا چیلنج دے کر اپنی امت کو طفل تسلی دی ہے کانفرنس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحی بھلوی شجاع آبادی نے کی جبکہ تمام انتظامات کی نگرانی حاجی سیف الرحمٰن کر رہے تھے کانفرنس سے مولانا غلام یٰسین خیرپوری، قاری فقیر اللہ مولانا منظور احمد جالندھری اور حافظ عبیداللہ انور نے خطاب کیا۔ جبکہ بلبل بستان رسولؐ حافظ محمد شریف چمن آبادی، محمد اسحاق شجاع آبادی، مریاحمد سلیمانی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد احمد جالندھری نے انجام دیئے کانفرنس میں

نظر اور دھوپ کے
چشمے
شفقت اپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
الامین پلازہ بالمقابل کیپری سینما
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون ۷۲۹۵۰

قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے

ایم ایس وکٹوریہ ہسپتال، ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک، ایس ڈی او ٹیلیفون چوہدری اکرم کو تبدیل کیا جائے۔ محرم کے جلوسوں میں دیگر مکاتب فکر کے لوگوں کا داخلہ بند کیا جائے اور شرپسند عناصر پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اسلامی کالونی میں عیسائیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ ریاض پیرزادہ کو زکوٰۃ و عشر کی وزارت سے علیحدہ کیا جائے۔ مولانا حق نواز جھنگوی کے گھر بلا اطلاع داخل ہونے اور مولانا کے اہل خانہ کی بے عزتی کرنے والے پولیس افسروں کو برطرف کیا جائے کالا قوانین ختم کرنے تک جاری رہیگا

ڈنگہ ضلع گجرات کے نواحی گاؤں طاہر کے قادیانی مبلغ میاں عبدالعزیز نے اسلام قبول کر لیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اور ختم نبوت اکیڈمی ڈنگہ کے نگران مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی کے بیان کے مطابق ڈنگہ کے نواحی گاؤں موضع طاہر کے قادیانی مبلغ میاں عبدالعزیز نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ممتاز مذہبی راہنما مولانا چوہدری ریاست علی پرنسپل گورنمنٹ کالج ڈنگہ جو ختم نبوت اکیڈمی ڈنگہ کے سرپرست بھی ہیں نے گزشتہ دنوں اپنے گاؤں طاہر کے ایک قادیانی مبلغ میاں عبدالعزیز سے ختم نبوت کے عنوان پر گفتگو کی۔ انہوں نے ختم نبوت پر دلائل دیئے اور مرزا قادیانی کے متعلق انکشافات کئے۔ اور اس کی جھوٹ پر مبنی زندگی کے واقعات سنائے میاں عبدالعزیز جو قادیانیوں کا مبلغ تھا اور مرزا قادیانی کا پیروکار تھا۔ اس نے نہ صرف زبانی بلکہ تحریری طور پر بیان دیا ہے۔ کہ مرزا قادیانی کافر، مرتد اور کاذب ہیں۔ مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی، پروفیسر میاں محمد اسلم جامعہ سعیدیہ ڈنگہ کے ناظم اعلیٰ قاضی انوار الثقلین انور نے اپنے مشترکہ بیان میں میاں عبدالعزیز کے اسلام قبول کرنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ہے اور مولانا ریاست علی اور میاں عبدالعزیز کو مبارک باد دی ہے۔

پاکستان سے باہر سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اور کثیر الاشاعت اخبار

ماہنامہ پاکستانی شکاگو

جلد ۵ ستمبر ۱۹۸۸ء بمطابق محرم صفر ۱۴۰۹ھ نمبر ۴

بالٹی مور کی قادیانی جماعت کے مبلغ مرزا مبشر احمد نے انگریزی زبان میں کہا!

A persecuted Moslem sect is claiming a cargo plane that crashed Wednesday, killing Pakistan President Mohammed Zia ul-Haq and U.S. Ambassador Arnold L. Raphel, was brought down by the hands of God.

Members of the Ahmadi Movement in Islam, whose 100 local members have a mosque on South George Street, say a "prayer duel" issued by their spiritual leader June 10 was answered by God.

"I believe God has made a decision," said Mubasher Ahmad, an Islamic missionary based in Baltimore. "The man who was hurting us has gone into flames."

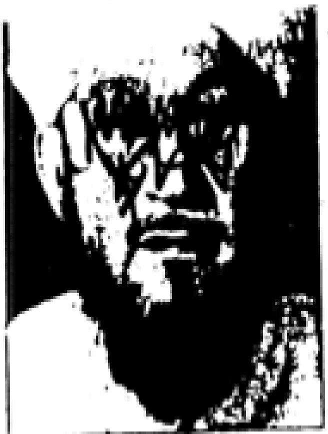

Mirza Tahir Ahmad

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد جنہوں نے شکاگو کے میئر واشنگٹن کو ایک خصوصی ملاقات میں درازیٔ عمر کی دعا دی مگر وہ اس "دعا" کے چند دن بعد ہی اچھے بھلے تھے کہ اچانک انتقال کر گئے۔

(نمائندہ "پاکستانی")

صدر ضیاء قادیانی سازش کا شکار ہوئے ہیں

احمد پور شرقیہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے ناظم اعلیٰ احمد علی نے صدر ضیاء الحق کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک عظیم انسان تھے ضیاء الحق کے قتل سے ملک ایک بہت بڑے بحران کا شکار ہو گیا ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ صدر ضیاء الحق کا قتل ایک بہت بڑی سازش کا نتیجہ ہے۔ اس سازش کے پیچھے ملک کے غداروں قادیانی اور قادیانی نوازوں کا ہاتھ ہے۔ جیسا کہ مرزا بشیر الدین کی پیشگوئی تھی کہ پاکستان کا وجود عارضی

ایس ڈی او واپڈا کو تبدیل کیا جائے

مرکزی جامع مسجد حویلیاں کے ایک عظیم الشان اجتماع میں عبدالرحمان عباسی نے مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی جو بالاتفاق منظور کی گئی اس قرارداد کے محرک بلدیہ حویلیاں کے چیئرمین اور جملہ اراکین بلدیہ حویلیاں تھے۔ خورشید احمد ایس ڈی او واپڈا حویلیاں جو قادیانی بتایا جاتا ہے اور جس کی حرکات سے پورا علاقہ پریشان ہے۔ کو حویلیاں سے فی الفور تبدیل کیا جائے

اخبار ختم نبوت

مولانا زکریا کی ملکی و ملی خدمات کو مدتوں یاد رکھا جائیگا

جمعیت اہل سنت والجماعت: امارات

دبئی (پ ر) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں نے پاکستان کے مشہور و معروف عالم دین مولانا محمد زکریا کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک عظیم قومی سانحہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مولانا موصوف زندگی بھر حق کی سربلندی اور باطل کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر رہے ۱۹۷۷ء کی نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تحریک میں آپ نے ایک تاریخی اور تابناک کارنامہ سرانجام دیا۔ اور قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں۔ آپ کی ان ملکی و ملی خدمات کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔ جمعیت سے ان راہنماؤں نے مولانا مرحوم کے مشن کو زندہ رکھنے کی اپیل کی۔ ان میں حضرت مولانا محمد اسحٰق خان المدنی حضرت مولانا قدیم مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عادل حافظ بشیر احمد چیمہ، مولانا محمد شعیب اور قاری محمد عثمان کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا غلام حسین کو صدمہ

گذشتہ دنوں جھنگ مجلس کے مولانا غلام حسین کے ۳۰ سالہ نوجوان بھائی محمد افضل جو پابند صوم و صلوٰۃ اور دینی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے انجمن سپاہ صحابہ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کا نائب صدر تھا۔ ۲۹ جون کو صبح گھر سے نکلا جب گوجرہ روڈ پر شہر کی جانب ایک فرلانگ سفر کیا تھا کہ اچانک ملزموں گل محمد، ناصر اور ظہور نے چاقوؤں سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ ملزم گل محمد لوگوں کی زمین اور پلاٹوں پر ناجائز قبضہ کر لیا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو تنگ کرتا تھا۔ مرحوم نے اس کو منع کیا۔ جس پر اس نے مرحوم کو شہید کر دیا۔ ملزم نے پہلے بھی ایک قتل کیا ہوا ہے۔

پمفلٹ مباہلہ کی تقسیم کرنیوالے اشتعال پھیلا رہے ہیں

ختم نبوت یوتھ فورس خانپور اور انجمن سپاہ صحابہؓ خانپور کا ایک مشترکہ ہنگامی اجلاس ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر جناب عبداللطیف مغل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلعی کنوینر انجمن سپاہ صحابہؓ رحیم یار خان جناب ملک محمد اسحاق صاحب نے کہا کہ قادیانی مرتدوں کی طرف سے ایک ضلالت کا ازالہ نام کا پمفلٹ تقسیم کیا جا رہا ہے جس سے شہر بھر میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ اگر انتظامیہ نے ان مرتدوں کی بدمعاشیوں کا بروقت سخت نوٹس نہ لیا تو حالات بگڑنے کا شدید اندیشہ ہے لہذا مقامی انتظامیہ کا فرض ہے کہ بجالانت مرتدین (قادیانیوں) کی ریشہ دوانیوں کا خوب نوٹس لے۔

مولانا ہزاروی کی سوانح حیات

قارئین حضرات! یادگار اسلاف مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے حالات زندگی پر مشتمل سوانح حیات ترتیب دی جا رہی ہے۔ بندہ نے ملک کے طول و عرض کا سفر کیا۔ حضرت ہزارویؒ کے رفقاء اور علماء سے ملاقاتیں کیں۔ انٹرویو لئے ان کی روشنی میں یہ تاریخی دستاویز عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔ کتاب کے چند عنوانات مندرجہ ذیل ہیں (۱) حضرت ہزاروی کے خاندانی حالات (۲) ابتدائی تعلیم (۳) مجلس احرار میں شمولیت اور کارنامے (۴) مولانا ہزاروی قستوں کے تعاقب میں (۵) جمعیت علماء اسلام کی تشکیل جدید جمعیت کا عروج اور قائد جمعیت مولانا مفتی محمود صاحبؒ اور مولانا ہزاروی میں اختلاف اور اس کی وجوہات۔ ان دونوں بزرگوں میں کن مفاد پرستوں نے بدگمانی پیدا کی اور اس کے اسباب کیا تھے۔ اس کا تفصیلی جواب ٹھوس تاریخی حوالے سے منظر عام پر پیش کیا گیا ہے۔ (۶) اور بعض دیگر عنوان شامل ہیں یہ کتاب بفضلہ ایک تاریخی دستاویز ہوگی جن حضرات کے پاس مولانا ہزارویؒ کے خطوط ہوں یا کوئی واقعہ ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں خطوط کے فوٹو اسٹیٹ بھجوائیں۔ کتاب آخری مرحلہ میں ہے۔

پتہ: سید منظور احمد شاہ آسی مرکزی جامع مسجد۔ مانسہرہ

راولپنڈی میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے

(نمائندہ راولپنڈی) — ۸ محرم الحرام کو ملہ جھنگی راولپنڈی میں شہداء اسلام کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا احسان دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمرؓ شجاعت اور حسن اخلاق کے عظیم پیکر تھے جنکو سرکار دوعالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی عزت اور سربلندی کے لئے دربار خداوندی سے طلب کیا تھا حضرت عثمانؓ شرافت اور جود و سخا کے پیکر تھے جن کو لسان نبوت سے ذوالنورین کا لقب ملا۔ اور یہ صرف آپ ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔ حضرت حسینؓ عظیم باپ کے عظیم فرزند تھے ان کی شہادت نسل انسانی کے لئے مشعل راہ ہے خطاب کے آخر میں ضلعی انتظامیہ راولپنڈی سے مطالبہ کیا گیا کہ راولپنڈی میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کا نقشہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں سے الگ کیا جائے۔ آخر میں قاری محمد یوسف صاحب نے استحکام پاکستان کے لئے دعا کرائی۔

مولانا عزیز الرحمٰن کا سانحہ ارتحال ایک عظیم المیہ ہے موصوف کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا

جمعیت اہلسنت والجماعت امارات

دبئی (پ ر) سرحد کے مشہور عالم دین اور جمعیت علماء اسلام ضلع پشاور کے امیر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں نے اسے ایک عظیم المیہ قرار دیا۔ اور کہا کہ مولانا موصوف نے علماء حق کے ایک سرگرم کارکن اور فعال راہنما کی حیثیت سے جو گراں قدر دینی و ملی خدمات سرانجام دیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے سانحہ انتقال سے پیدا ہونے والے خلاء کو پر کرنے کے لئے غیب

سے اسباب پیدا فرمائے. تعزیت کرنے والوں میں جمعیت کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان المدنی مرکزی امیر مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل الرحمٰن، مولانا امیر محمد جان، مولانا محمد اسماعیل عارف، حافظ بشیر احمد جمیہ، مولانا محمد شعیب حقانی اور ڈاکٹر محمد یوسف جمیہ کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مرزائیوں کا داخلہ بند ہے

مولانا غلام غوث ڈگری

ڈگری (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا غلام غوث صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و خطیب جامع مسجد ڈگری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ قادیانی قوم ملک اور اسلام کے غدار ہیں. مولانا موصوف نے مولانا محمد اسلم قریشی کے برآمد کے بارے میں پولیس کے رویے کے بارے میں تشویش ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ پولیس حقائق کو چھپا رہی ہے. مولانا موصوف نے ایک تختی دکھائی. جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہاں پر قادیانیوں اور مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہے یہ تختی اسٹیشن روڈ ڈگری کی دو دکانوں سوہنی ریڈیو سروس اور غلام مصطفیٰ آٹو پر لگی ہوئی ہیں. مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے. اور تختیاں لکھ کر دکانوں پر لگائی جائیں. مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا کہ تختیاں لکھ کر دکانوں پر لگائی جائیں گی. اور قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائیگا.

تحصیل چونیاں کی خبریں

جانب: قاری مسعود الحسن جمیہ ایم اے نمائندہ ختم نبوت چونیاں

غلام حسین پرنس جیولرز، استاد دل محمد زرگر اور خلیل احمد سگریٹ ایجنسی چونیاں کہتے ہیں ہم عرصہ ایک سال سے ختم نبوت کو پابندی سے پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں. اس رسالے نے ہمارے ضمیر کو بیدار کر دیا. اس سے قبل ہم قادیانیوں سے سلام دعا کو معیوب نہیں سمجھتے تھے جب سے ختم نبوت پڑھنا شروع کیا، آنکھیں کھل گئیں، دل روشن ہو گیا. اب کسی قادیانی کا نام سننا بھی گوارا نہیں. اب ہمیں بڑی بے چینی سے ختم نبوت کا انتظار رہتا ہے. دعا ہے حق تعالیٰ ہمارے محبوب پرچہ کو نظر بد سے محفوظ رکھے اور قیامت تک جاری و ساری رکھے

خواتین کیلئے بھی ایک صفحہ مخصوص کیا جائے

قاریہ طیبہ اختر اور سمیرہ عبدالستار کہتی ہیں کہ خواتین کے لیے بھی ایک صفحہ مخصوص کیا جائے. ہم نے اپنے بھائی قاری مسعود الحسن سے ختم نبوت جلد نمبر ۷ شمارہ نمبر ۱۳ دیکھا. شروع سے لیکر آخر تک پڑھ ڈالا. حافظ ارشاد احمد دیوبندی کے مضمون فتنوں کا ظہور اور علماء دیوبند کا دفاع نے بہت متاثر کیا. اور اکابرین علماء دیوبند کے لئے بہت سی دعائیں نکلیں. اللہ تعالیٰ نے ان اکابرین کی بدولت آزادی اور ایمان کی دولت نصیب کی. ہماری طرف سے ارشاد صاحب کو مبارکباد پیش کر دیں. آخر میں ہماری گذارش یہ ہے کہ خواتین اسلام نے بھی دین کی بہت خدمت کی ہے خصوصاً امہات المومنینؓ، اس لیے کم از کم ایک صفحہ خواتین کے لئے بھی مخصوص کر دیں. مہربانی ہوگی. اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں اجر نصیب فرمائے (آمین)۔

گورنمنٹ ہائی اسکول چونیاں کے طلباء کا ایک اجلاس کنور عطاء اللہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر قاری ورد محمد شاکر اور محمد رمضان شاہد آف چوک نے ختم نبوت پر خوب روشنی ڈالی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلانے کا عزم کیا. اس موقع پر قادیانیت کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے خلاف طلباء نے ختم نبوت یوتھ فورس قائم کی. اور بالاتفاق محمد اکرم ساقی صدر، محمد اصغر رضی نائب صدر، اعجاز احمد جنرل سیکرٹری، جاوید ہاشمی جوائنٹ سیکرٹری، محمد یونس خزانچی اور نثار احمد خاں سالار منتخب ہوئے. اس موقع پر قاری مسعود الحسن نمائندہ ختم نبوت نے ان سے حلف وفاداری لیا اور یوتھ فورس کے ارکان نے شیزان کے بائیکاٹ کیلئے ایک رابطہ کمیٹی تشکیل دی جو چونیاں کے ہر با غیرت مسلمان کے پاس جائے گی اور انکو قادیانیت سے نفرت دلائے گی.

بزم اہلسنت والجماعت پاکستان کے نائب صدر مولانا ہارون الرشید رشیدی صاحب نے جامع مسجد حنفیہ نورانی چوک میں جمعۃ المبارک کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مباہلہ تو غلام احمد قادیانی سے مولانا ثناء اللہ مرحوم کا ہو چکا ہے. اور حق و باطل کا فرق ہو گیا. اور اس کے بعد مولانا منظور احمد چنیوٹی نے آج سے ۲۳ سال قبل مرزا بشیر اور اس کے بعد مرزا ناصر اور پھر موجودہ سربراہ جماعت قادیانی مرزا طاہر کو متعدد بار مباہلے کا چیلنج دیا. تاہنوز اسے قبول نہیں کیا. اب مرزا طاہر مسلسل راہ فرار اختیار کر رہے ہیں. اور اب مباہلہ کے عنوان سے جو قادیانیوں پمفلٹ تقسیم کیا ہے. وہ محض ایک شرارت ہے. جس سے سادہ لوح عوام مسلمانوں کے اذہان کو مضطرب کرتا ہے. مولانا رشیدی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا. اس شرارت کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے.

مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل چونیاں کی طرف سے جامع مسجد ڈیٹی والی چونیاں میں مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام ہوا اس موقع پر معززین علاقہ کے علاوہ جید عالم دین حضرت مولانا علامہ مفتی عبدالعزیز عزیزی مولانا عبدالسبحان صدر بزم اہلسنت والجماعت پاکستان، مولانا قاری مسعود الحسن رشیدی، مولانا قاری محمد ابراہیم، مولانا ہارون الرشید رشیدی، مولانا قاری نور محمد، حافظ محمد رمضان شاہد، کنور عطاء اللہ، حافظ محمود احمد اور حافظ عظمت اللہ کے علاوہ سینکڑوں افراد نے شرکت کی.

> جب گھبراہٹ ان کے دلوں سے دُور ہو جاتی ہے، تو ایک دوسرے سے پُوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا ہے؟ اس پر مقربین کہتے ہیں کہ جو حکم دینا چاہیئے تھا وہ ہی دیا ہے۔
> "اور وہ عالی شان اور سب سے بڑا ہے"

بقیہ: مباہلہ

کرنے پر کڑی سزا دی جائے۔

مرزائیت کا مردہ گھوڑا اب کبھی زندہ نہ ہوگا۔ اسے قادیان سے ربوہ لایا گیا اور پھر ربوہ سے لاد کر اپنے اصل فرنگیوں کی سرزمین پر پہنچایا گیا لیکن یاد رکھو کہ مرزائیت کے اس مردہ گھوڑے سے اب تعفن بڑھتا ہی چلا جائے گا تاوقتیکہ اسے دبا ہی دیا جائے۔ مرزا طاہر عرصہ سے ربوہ سے دور فرنگیوں کے بوٹ کے تسمے باندھتا پھرتا ہے۔ پاکستان میں اس کے سازشی اڈے اور مرزاڑے سیل ہونے لگے ہیں مرزائی اپنی شیطانیوں کی بدولت گرفتار ہو رہے ہیں اس ذلت کی زندگی کے باوجود کیا اب بھی کسی اور مباہلہ کی ضرورت ہے۔ تو کوئی ہے جو دیکھے! اندھی عقیدت کی عینک اتار کر حقیقت کی آنکھوں سے اور بلاشبہ حق آیا اور باطل گیا۔ اور باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔

بقیہ: بہائی مذہب

شریعت ہوتی اور جب کہ شریعتیں بدلتی رہی ہیں اور یہ تبدیلی شرائع کا سلسلہ آدم سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جاری رہا ہے تو آئندہ کیوں نہ جاری رہے گا کیا وجہ ہے کہ پہلی شریعتوں میں تبدیلی ہوتی رہی اور شریعت محمدیؐ اتبدیل ہوگی شریعت کا بدلنا قانون الٰہی ہے اور قانون الٰہی اٹل ہے۔ (البیان والبرھان ص۱۶ ج۱، ۱۷ مرتب ا۔ آل محمد (ترجمہ محفل مقدس روحانی ملی بہائیان پاکستان) مطبوعہ بہائی ہال کراچی)

زمانے کے ساتھ احکام کا بدلنا

کسی شریعت کا دائمی و ابدی نہ ہونا بھی ایک سچی بات ہے جس میں ذرہ بھر شک کی گنجائش نہیں کیونکہ بعثت محمدی سے لے کر اپنے زمانے سے ایک سرسری سی نظر ڈالنے میں تو بڑا فرق نظر آتا ہے اور حالات کے تطابق کچھ نہیں دکھائی دیتا اور زمانہ بدلنے کے ساتھ احکام کا بدلنا ایک کھلی حقیقت اور ضرورت ہے"

(البیان والبرھان ص۱۹ ج۱)

امت محمدیہ کیلئے مدت مقرر ہے

کچھ شک نہیں امت محمدیہ بھی امتوں میں سے ایک امت ہے اس کی اجل معین اور مدت مقرر ہے جب یہ مدت معینہ پوری ہو جائے گی رسول جدید و دین جدید آئے گا جس پر ایمان لانا فرض ہوگا۔

(البیان والبرھان ص۶۲ ج۱)

رسول آتے رہیں گے

امت محمدیہ کی مدت ختم ہونے پر یکے بعد دیگرے رسول آتے رہیں گے اور امتیں بناتے رہیں گے رسولوں کا سلسلہ بغیر انقطاع کے جاری ہے اور ہر امت کی ایک عمر ہے جس کے تمام ہونے پر امت کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (البیان والبرھان ص۶۹ ج۱)

رسالت ہمیشہ جاری رہے گی جب تک نسل انسانی ہے رسول آتے رہیں گے۔

(البیان ص۷۰ ج۱)

بقیہ: جمال مسلم

کر اور صحابہ کرام تمام اولیاء رحمہم اللہ علماء کرام سلف صالحین کو بھی ناراض کیا میں آپ حضرت سے مودبانہ سوال کرتا ہوں کہ آپ حضرات کو حاصل کیا ہوا؟ اور اگر آپ ڈاڑھی مبارک کو نہ منڈواتے تو آپ کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

میرے قابل صد احترام بھائیو، بزرگو، دوستو، موت کے آنے سے پہلے پہلے توبہ کرو اس اہم سنت کو زندہ کرنے کی کوشش کرو۔

محترم بھائیو جب آپ اپنے چہرہ پر استرہ چلاتے ہوں گے تو امام الانبیاء میری آنکھوں کے نور دلوں کے سرور حضرت نبی پاکؐ کو کتنی تکلیف ہوتی ہوگی۔ قیامت کے دن آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے لئے شفاعت فرمائیں گے تو اس وقت اگر ان لوگوں سے چہرہ انور کو پھیر لیں جنہوں نے حضورؐ کی ایک محبوب چیز ڈاڑھی کو منڈوایا ہے تو اس وقت کیا ہوگا؟ خدارا کچھ تو فکر کریں یہ اہم گناہ جب ایک دفعہ کیا جاتا ہے تو پھر ہمیشہ ساتھ ہی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے اس چند روزہ زندگی میں رسول پاکؐ کی پاک سنت ڈاڑھی کو ذبح نہ کریں قیامت کے دن خدا کے دربار میں کیا جواب دیں گے۔

بقیہ: فضائل صدقات

تابعین جیسا کہ امام نخعی، شعبی وغیرہ حضرات اس طرف گئے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق واجب ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک مال دار کے ذمہ واجب ہے کہ جہاں کہیں ضرورت مند کو دیکھے تو زکوٰۃ سے زائد سے بھی اس کی حاجت کو پورا کرے لیکن فقہ کے اعتبار سے صحیح یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی شخص اضطرار کے درجہ کو پہنچ گیا ہو تو اس کی ضرورت کا پورا کرنا فرض کفایہ ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ مضطر پر اتنی مقدار خرچ کرنا بھی جس سے وہ ہلاکت سے بچ جائے مفت ضروری ہے یا قرض دینا بھی کافی ہے۔ اور جو قرض دینا کہتے ہیں وہ گویا تیسری قسم میں داخل ہے۔ اور تیسری قسم ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی ہے جو صرف واجب یعنی مقدار زکوٰۃ ہی ادا کرتے ہیں، نہ اس سے کم کرتے ہیں نہ زیادہ۔ عام لوگ بیشتر اسی قسم میں داخل ہیں۔ اس لئے کہ ان کو مال سے محبت ہے وہ اس کے خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں، انہیں آخرت کی رغبت کم ہے۔

امام غزالیؒ نے تین ہی قسمیں آدمیوں کی لکھی ہیں چوتھی قسم کو ذکر نہیں کیا، جو مقدار واجب کو بھی پوری طرح ادا نہیں کرتے یا بالکل ہی ادا نہیں کرتے۔ اس لئے کہ یہ لوگ تو اپنے دعویٰ محبت میں بالکل ہی جھوٹے ہیں، ایسوں کا کیا ذکر کرنا جو جھوٹی محبت کے دعویدار ہوں۔

ب: اس وجہ سے بھی کہ زکوٰۃ سے آدمی کو صفتِ بخل سے پاک کرنا مقصود ہے جو بڑی مہلک چیز ہے۔ حضورؐ کا پاک ارشاد ہے کہ "تین چیزیں مہلک ہیں۔ ایک وہ حرص و بخل جس کی اطاعت کی جائے"۔

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

شمع اسٹیل فرنیچر

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دوکان نمبر ۸-۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

فون نمبر ـــ ۴۱۰۶۰۷

هُوَالشافی ـــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز

معیاری مصنوعات کی تیاری میں ۵۰ سالہ تجربہ کار